چہروں کے چہرے
(شعری مجموعہ)
ارشد مینا نگری
Meer Zaheer Abass Rustmani

ارشد مینا نگری کے
مطبوعہ شعری مجموعے

۱	نئے اجالے	۱۳۶؍صفحات
۲	احساس	۱۴۴؍صفحات
۳	دھرتی کے تارے	۱۵۲؍صفحات
۴	عید	۱۵۲؍صفحات
۵	سہروں کے چہرے	۷۶؍صفحات
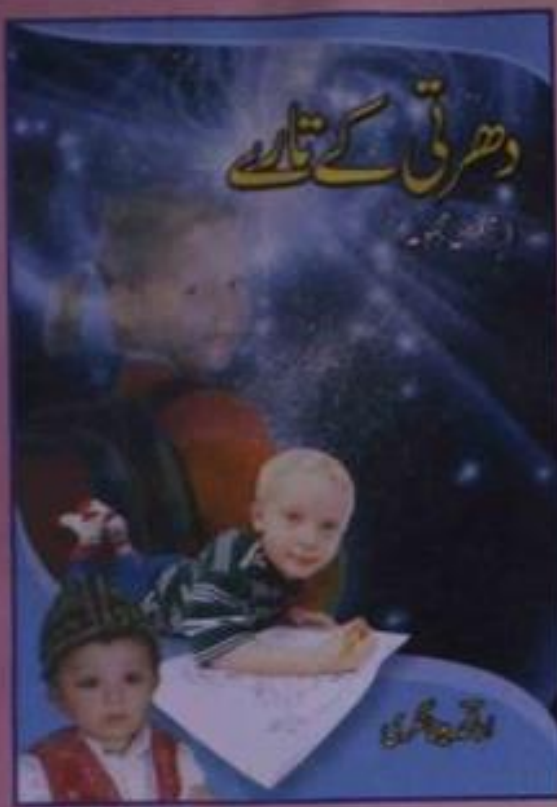
(ادب اطفال)
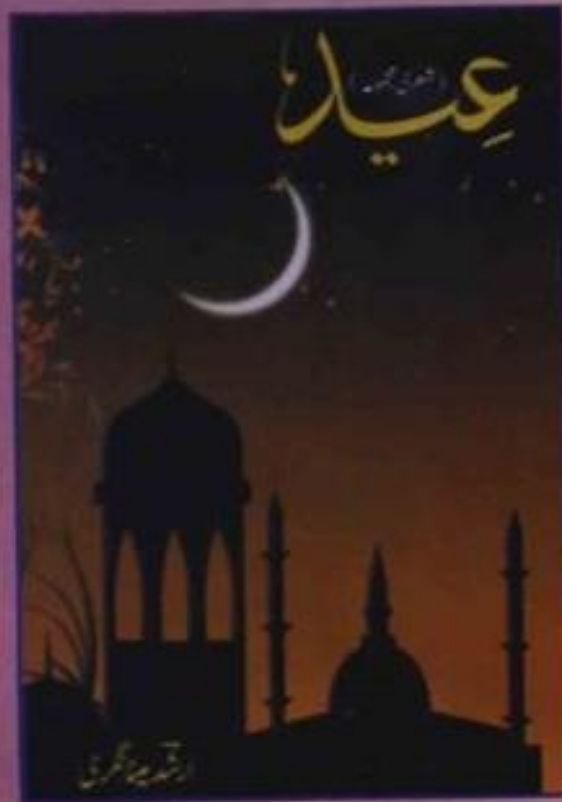
(گیت اور نظمیں)

موضوع عید پر اردو ادب میں پہلا شعری مجموعہ
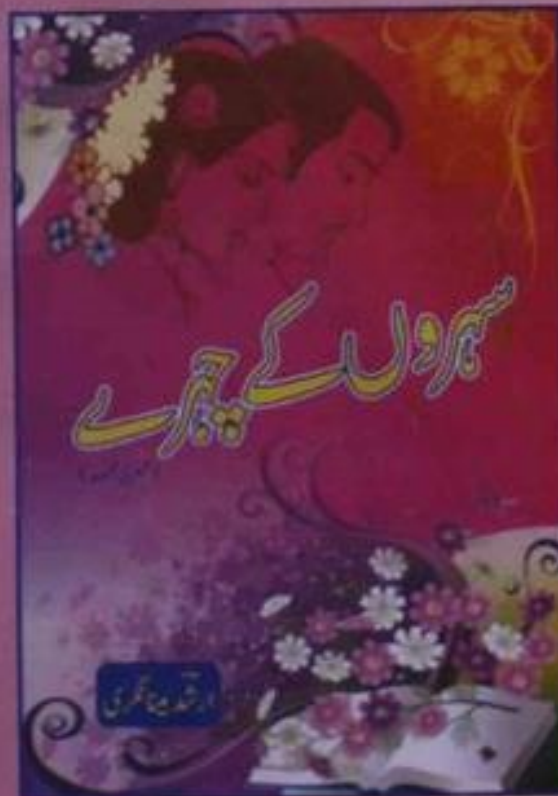
(غزلیات)

سہرے پر اردو ادب میں پہلا شعری مجموعہ

شہروں کے چہرے

ارشد مینا نگری

نام کتاب : سہروں کے چہرے (شعری مجموعہ)

Sehron Ke Chehre (Poetry)

شاعر : ارشد مینانگری (مالیگاؤں، ضلع ناسک)

تاریخ پیدائش : ۳ر مارچ ۱۹۴۲ء

مقام پیدائش : مینانگر (دھرن گاؤں)، ضلع جلگاؤں، مہاراشٹر

اشاعت اوّل : یکم جولائی ۲۰۱۱ء

تعداد : ایک ہزار

قیمت : Rs. 200/-

ترتیب وتہذیب : علیم طاہر، نعیم الدین، کلیم ارشد، مقیم ارشد، ندیم ارشد، فہیم الدین

زیر اہتمام وناشر : بزم ارشد (کل ہند اردو، ہندی، مراٹھی ادبی انجمن)

عظیم الدین سر Mob. 9028148260

(گھر نمبر ۵۱، سروے نمبر ۱۹، مومن پورہ، مالیگاؤں)

پروف ریڈنگ : حلیمہ بی، نشاط ارم، انبساط ارم، ساجدہ، تحسین، عرفانہ، ثمینہ، عین الارم

سرورق : ایس آر گرافکس (شفیق احمد)

مطبع : یونٹی آفسیٹ، مالیگاؤں

ملنے کا پتہ : ۱) ارشد مینانگری Mob. 9823145386

(گھر نمبر ۵۱، سروے نمبر ۱۹، مومن پورہ، مالیگاؤں)

۲) ارشد مینانگری شاپنگ کامپلیکس

پلاٹ نمبر ۲۸، اشرف نگر، دیانہ شیوار، مالیگاؤں

علیم طاہر Mob. 9323177531

ندیم ارشد Mob. 9270845009
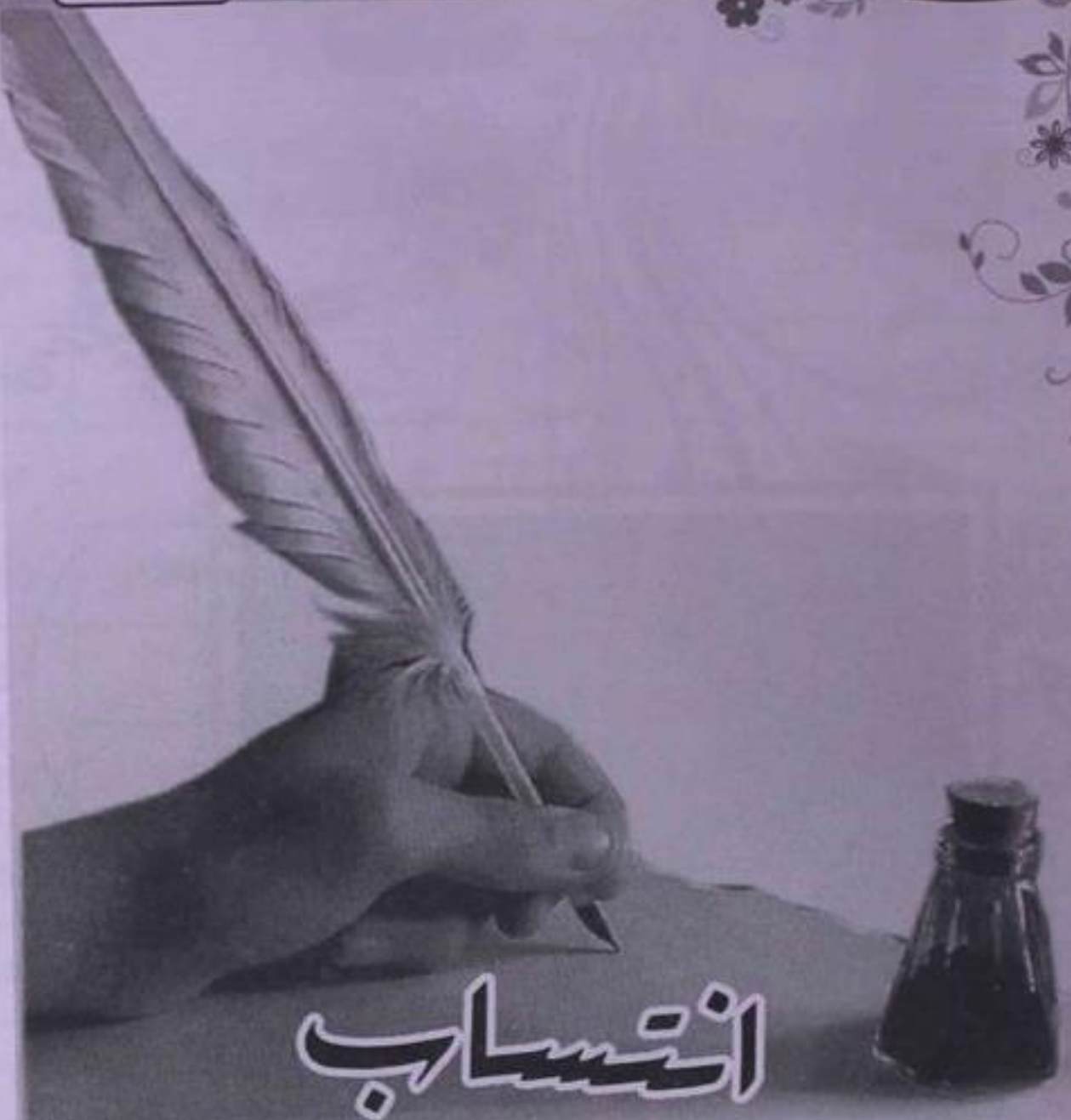
انتساب

میرے صاحبزادے

کلیمُ الدِّین

(آرکیٹیکٹ انجینئر)

کے نام ارشدؔ میناگری

ARSHAD MINANAGRI
جس کے سارے لفظوں کا صرف پیار ہے مطلب
مکتب محبت کی وہ کتاب ہے سہرا

فہرست

فہرست

پیش لفظ

الحمدللہ! کہ کشاکش حیات سے تھوڑی مہلت میسر ہوئی۔ زندگی کے آخری پڑاؤ میں یہ احساس بڑی شدت سے ابھرنے لگا کہ کہیں برسوں کی شعری وادبی کاوش کا بیش بہا سرمایہ یعنی ۱۰۹ شعری ونثری مجموعے مشتہر ہونے چاہئیں۔ اللہ نے یہ کار بے لوث مجھ سے کروایا ہے۔ دیانت داری یہی ہے کہ اس کے مقاصد کی فراہمی کے لئے اپنی بساط بھر اشاعتی کار ہونا ہی چاہیے۔

گذشتہ مطبوعہ شعری مجموعے

۱۔	"نئے اجالے"	نظمیں اور گیت	۱۴۴ر صفحات
۲۔	"احساس"	غزلیات	۱۵۲ر صفحات
۳۔	"دھرتی کے تارے"	ادب اطفال	۱۵۲ر صفحات
۴۔	"عید"	عید کی معنویت	۱۵۲ر صفحات

کے بعد "سہروں کے چہرے" ۱۹۲ر صفحات ہیئتی تنوع کے ساتھ حصہ اول پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ اس مجموعہ میں وہ کلام بھی شامل ہیں جو میں نے کم سنی میں تقریبات شادی میں بطور تہنیت پیش کیے ہیں۔

شادی ہر کسی کی زندگی کا بڑا ہی خوبصورت موڑ ہے۔ اس کے بعد فکر وعمل میں لطیف وجمیل تبدیلی آجاتی ہے۔ ذمہ داری کا نیا احساس بیدار ہو جاتا ہے۔ جو تقدس سے معمور ہوتا ہے۔ جس سے طریق زندگی میں پاکیزہ نکھار جھلکنے لگتا ہے۔ سوچ کے نور سے غفلتوں کا غبار چھٹتا جاتا ہے۔ ایک نہایت ہی مطہر رنگ زندگی پر مزین ہوتا جاتا ہے۔ جو سکون واطمینان کا باعث ہوتا ہے۔ تقاضۂ حیات کے مراحل بڑی دلچسپی سے طے ہوتے جاتے ہیں۔ گویا شادی ایک بے مثل رعنائی ہے۔ ان تمام مقاصد ولطائف کی دلنشین شناخت 'سہرا' ہے۔ سہرے کی نظارگی نظر ہی نہیں بلکہ دل اور روح کی شادمانی کا سبب کہلاتی ہے۔ بصارت کی معنویت ذہن وشعور پر اجاگر ہونے لگتی ہے۔ ایسا لگتا ہے سہرا ہمارے ماضی، حال اور مستقبل کا آئینہ دار ہے۔ سہرا ایک خوبرو نظارہ ہی نہیں اس سے تمنائیں دلوں میں انگڑائیاں لینے لگتی ہیں۔ سہرا حوصلوں میں جلا اور امنگوں میں روشنی واعمال میں تازگی بن کر مہکتا، مچلتا اور دمکتا نظر آتا ہے۔ سہرا زندگی کا دلکشا محرک ہے۔ اس کی فکر بھی پرکشش ہے اور اس کا ذکر بھی دلچسپ ہے۔

سہرے کی پرکیف رنگوں سے میں نے زندگی کی بے رنگ تصویروں میں رنگ بھرنے کا احساس برتا ہے۔ جاذبیت کو برقرار رکھنے کے لیے کئی ہیئتوں میں سہرے کو آراستہ کیا ہے۔ ہر صنف سخن کا ایک مخصوص اصول ہی

نہیں ہوتا بلکہ ایک خصوصی مزاج بھی ہوتا ہے۔ میں نے ہر صنف برتنے میں صنف کے مزاج کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔ جو اہل نظر و اہل فن سے داد پانے کا اہل ضرور ہوگا۔

میں نے سہروں کو بطور صنف استعمال کرنے کی سعی کی ہے۔ جو بہر طور جزوِ ادب بنتے گئے۔ سہرا اور شادی سے وابستہ تمام لوازمات، وسائل، توضیحات، دلکش رسمیں جیسے مہندی، ہلدی، رخصتی، رت جگے وغیرہ جن کا مقصد صرف اور صرف محبت، خلوص، دل لگی، دل کشائی، دلبری اور ملنساری ہے۔ جو سرور ہستی کے پر کیف مناظر کا عکاس بن جاتا ہے۔ ان تمام پر احساسات کی ترجمانی کرنے والے افکار سے نیرنگیِ زیست کو دوبالا کر کے جذبہ انسیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو زندگی کے خوشگوار لمحات کی رعنائیوں کا انمٹ کیف ہے۔ کچھ ہیئتوں میں طبع آزمائی کر کے اسے دل آویز بنانے کی جد و جہد سے سنوارا اور نکھارا گیا ہے۔ شادمانی کے ہر جذبے کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر کلام کو مقصدیت سے ہمکنار کیا ہے۔ جو احساسِ نشاط و انبساط کا نادر نمونہ بن جانے کے لئے کافی ہے۔ دولہا، دولہن، والدین، اقرباء و احباب اور سماج و معاشرہ کے لئے پیغام طرب ہے۔ اس میں محاسن اور معائب کے لطیف اشارے بھی ہیں۔ انشاء اللہ جو پسندیدۂ خاص و عام ضرور ہوں گے۔ جو زندگی کی کامیابی کے لئے معاون و مددگار ثابت ہوں گے۔ ایک منفرد تجربہ کر کے اپنے حوصلوں میں جلا محسوس کرتا ہوں۔ رب العزت اس مشن میں خاطر خواہ کامراں بنائے ایسی اس کی بارگاہ میں استدعا ہے۔

مفکر، مبصر، ناقد، محقق، شاعر، ادیب، علامہ، صاحب تصانیف کثیرہ ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی نے سیر حاصل تحقیقی و تاریخی مضمون تحریر کر کے سہروں کی معنویت کو دائمی اعتبار بخشا ہے۔ اس سے قبل بھی 'ماں' اور 'عید' میرے دونوں شعری مجموعوں پر اپنے افکار بے نظیر سے روشنی ڈالی ہے۔ جو ظلمتوں میں مینارۂ نور تعبیر کی جاری ہے۔ شعر و ادب پر ان کا کارِ بے نیاز روزِ روشن کی طرح نمایاں تو ہے ہی مجھ ناچیز پر آپ نے مخلصانہ محنت کر کے مجھے اپنا گرویدہ بنالیا ہے۔ اظہارِ تشکر میں میری زبان لفظ و بیان سے قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدماتِ عدیم المثال کو روز ابد تک قائم رکھے۔ ہاں میرے بزرگ دوست حضرت عتیق احمد عتیق صاحب کا شکرگزار ہوں کہ ان کا تجویز کردہ نام 'سہروں کے چہرے' پر میں نے اپنی پسندیدگی کی مہر لگا دی۔ جو میرے لئے فخر و انبساط کی بات ہے۔

ان تمام حضرات کا میں ممنون و متشکر ہوں جنہوں نے میرا تعاون کیا۔ اس شعری مجموعے کی حقیر کوشش کو مولا قبول فرمائے۔

ارشد مینا نگری
گھر نمبر ۵۱، مومن پورہ، مالیگاؤں
ضلع ناسک، مہاراشٹر
9823145386

اردو میں سہرے کی معنویت اور ارشد مینا نگری کے سہرے

ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی

''فیروز اللغات'' کے مطابق ہندی لفظ ''سہرا'' کے معنی ہیں پھولوں یا موتیوں کی لڑیاں جو ایک ڈورے میں باندھ کر دولہا دلہن کے سر پر سے چہرے پر لٹکائی جاتی ہیں۔ وہ نظم جو سہرا باندھنے کی تقریب میں پڑھی جاتی ہے۔

''نوراللغات'' میں درج ہے کہ وہ پھولوں کی لڑیاں جو دولہا دلہن کے سر پر سے منہ پر لٹکائی جاتی ہیں۔ عروس کے سونے کا سہرا بھی باندھتے ہیں۔ گوندھنا کے ساتھ

حور و غلماں کا اگر بزمِ طرب میں ہو گزر　　سہرا دولہا کا یہ گوندھیں وہ دولہن کا سہرا
(ناسخ)

وہ نظم جو سہرا باندھنے کی تعریف پر شعراء کہتے ہیں، کہنا، لکھنا، گانا کے ساتھ:

دھوم مچ جائے بزمِ نوشہ میں　　شور اٹھے خوب ہی کہا سہرا
(ریاض)

سہرا لکھا گیا زرہِ امتثالِ امر　　دیکھا کہ چارہ غیر اطاعت نہیں مجھے
(غالب)

دھوم ہے گلشن آفاق میں اس سہرے کی　　گائیں مرغانِ نوا سنج نہ کیونکر سہرا
(ذوق)

''فرہنگ آصفیہ'' میں تفصیل یوں نظر آتی ہے: وہ پھولوں خواہ موتیوں کی لڑیاں جو دولہا دلہن کے سر پر سے منہ پر لٹکائی جاتی ہیں۔ وہ مقیش یا سونے کے تاروں کے ہار جو عروس یا داماد کے سر سے باندھتے ہیں۔ مور، مکٹ، مالا جیسے دولہا کے سر سہرا۔ وہ نظم یا گیت جو دولہا اور اس کے سہرے کی تعریف

میں ہو۔

اے جواں بخت مبارک ترے سر پر سہرا
آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا

ایک کو ایک پہ تزئین ہے دم آرائش
سر پہ دستار ہے دستار کے اوپر سہرا

سر پہ طرہ ہے مزین تو گلے میں بدھی
کنگنا ہاتھ میں زیبا ہے تو سر پر سہرا

در خوش آب مضامین سے بنا کر لایا
واسطے تیرے ترا ذوقِ ثنا گر سہرا

(ذوق)

لفظ "سہرا" کے مادے میں لوگوں نے عجیب عجیب شگوفے چھوڑے ہیں۔ بعض صاحب تو کہتے ہیں کہ یہ "شوہرہ" تھا یعنی خاوندی کی نسبت رکھنے والا۔ اس سے شہرہ پھر سہرا ہو گیا۔

بعض کی رائے ہے کہ "سہرا" بہ ہائے مجہول لکھو۔ اگرچہ فارسی والوں نے اپنے قاعدے کے موافق سہرہ باندھ دیا ہے مگر یہ بات صاحب "بہار عجم" بھی نہیں بتاتے کہ یائے مجہول کس مصلحت اور کس وجہ سے تسلیم کی جائے۔

اول اول اس لفظ نے، سرہار، نام پایا ہو پھر "ر" بگو کے "سہار" ہوا ہو۔ اس کے بعد قلب مکانی پیدا کر کے "سہرا" نام حاصل کیا ہو۔ "سہرا" سے کئی محاورے بھی بنتے ہیں۔ مثلاً:

سہرا بندھائی: سہرا باندھنے کا نیگ جو بہنویوں کو ملتا ہے۔

سہرا باندھنا: سہرا سر پر رکھنا۔ دولہا بننا، نیگ لینے کے واسطے بہنوئی کا اپنے ہاتھ سے نسبتی بھائی کے سر پر سہرا باندھنا

رات گزری ہے دولہا کی طرح فرقت میں
صبح کو آنسوؤں کے تارے سہرا باندھا

(ذوق)

سہرا بنانا: فیتوں یا پھولوں کی مسلسل لڑیاں بنانا کہ سہرے کی صورت ہو جائے:

در خوش آب مضامیں سے بنا کر لایا
واسطے تیرے ترا ذوقِ ثنا گر سہرا

(ذوق)

سہرا چڑھانا: لوح مزار پر سہرا لٹکانا فوج کے نشان پر تعزیوں کے علم پر سہرا لٹکانا:

نالے کے ساتھ منہ سے نکالیں گے لختِ دل فوجِ الم چڑھائے گی سہرا نشان پر

(صبا)

سہرا دیکھنا: بیاہ دیکھنا، بیاہ رچانا، شادی کرنا مثلاً فقرہ ہے:

خدا تمہیں بیٹے کا سہرا دیکھنا نصیب کرے

سہرا دکھانا: شادی دکھانا، بیاہ دکھانا، شادی دیکھنے کا موقع نصیب کرنا:

بنا بنڑی کو مبارک ہو بنی بنڑے کو حق نے دونوں کا ہمیں آج دکھایا سہرا

(شیریں)

سہرے کے پھول کھلنا: بیاہ کا وقت آنا

دونوں دولہا دلہن خوشی سے ملیں کہیں سہرے کے پھول جلد کھلیں

(منیر)

سہرا سر ہونا: کسی کام کی درستی اور سرانجامی کا کسی شخص پر موقوف ہونا۔ کسی پر کسی کام کا دارومدار ہونا۔

اے جواں بخت مبارک تجھے سر پر سہرا آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا

(ذوق)

سہرے کی لڑی ٹوٹنا: عورتیں اس کا ٹوٹنا منحوس سمجھتی ہیں۔

ہو خیر دلہن دولہا کی، ماتھا مرا ٹھنکا اچھا نہیں بی ٹوٹنا سہرے کی لڑی کا

(جان صاحب)

بقول مختار ٹونکی عرب اور عجم میں سہرے کا رواج نہیں تھا۔ اس لئے عربی و فارسی کی قدیم لغات میں "سہرا" کا لفظ بر بنائے معنی بھی نہیں ملتا۔

یہ انکشاف جانکاری میں اضافہ ہے کہ ہندوؤں میں سہرا باندھنے کی رسم سورج بنسی خاندان کے زمانے سے چلی آتی ہے اور جہاں تک یاد پڑتا ہے، رامائن میں اس کا ذکر موجود ہے۔

امراء و رؤسا کے یہاں شادی بیاہ کے موقع پر بھاٹ اور میراثی و نائی دولہا کی تعریف کیا کرتے تھے۔ بعد میں شاعر حضرات سہرا کے ذریعے مدحیہ نظمیں کہنے لگے اور پھر سہرا معرض وجود میں آیا۔

ڈاکٹر امام اعظم رقمطراز ہیں کہ سہرے یا تہنیتی نظموں کی روایت کو اگر دیکھا جائے تو اسے قصیدے کے زمرے میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ تقریب شادی کے موقع پر نظمیں لکھنے کی روایت عربی

شاعری میں نہیں ملتی فارسی میں بھی قصیدے کے رنگ میں لکھی گئی تہنیتی نظمیں خال خال ہی نظر آتی ہیں۔

اردو میں غالب وذوق کے سہروں سے قبل کوئی قابل ذکر روایت نہیں ہے۔آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کے دور میں سہرا نویسی کو زیادہ فروغ ملا۔سہروں کے سلسلہ میں غالب وذوق کی معرکہ آرائی پر بہت کچھ لکھا گیا۔لیکن اس کے فن اور تکنیک پر اب تک کوئی بحث سامنے نہیں آئی ہے۔اسی لئے تہنیتی نظمیں مختلف انداز میں لکھی جارہی ہیں۔کہیں کہیں کاغذ کے رومال اور کلینڈر پر بھی سہرے طبع کرا کے شادیوں میں ایسے کتابچے تقسیم کئے جاتے ہیں۔جن میں افراد خاندان کے تذکرہ کے ساتھ دوستوں اور ہمدردوں کو بھی نوازا جاتا ہے۔

شادی کی تقریب میں سہرا خوانی کا خوب خوب چلن تھا۔لیکن یہ چلن دھیرے دھیرے ختم ہو گیا۔اب شادیوں میں شاذونادر ہی سہرا خوانی ہوتی ہے۔نکاح ہوا،طرفین نے مبارکباد دی اور کھانے کے لئے دوڑے۔

سہرے کی روایت کے بارے میں پروفیسر منیر فاروقی اپنی رائے دیتے ہیں کہ اردو میں سہرا نویسی کا باضابطہ آغاز کب ہوا بتانا مشکل ہے۔عہد بہادر شاہ ظفر میں اس صنف پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔شہزادوں میں مرزا جواں بخت کو بادشاہ بہت عزیز رکھتے تھے اور انھیں کی ولی عہدی کے لئے کوشاں بھی تھے۔اسی شہزادے کی شادی کے موقع پر مغل خاندان کی موروثی شان وشوکت کے عکس جمیل سے دلی والے خوب خوب لطف اندوز ہوئے۔تمام اہم شعراء نے سہرے اور تہنیتی نظمیں پیش کیں۔دربار میں اسی موقع پر غالبؔ نے جو سہرا پیش کیا اس کے دو شعر درج ہیں

خوش ہو اے بخت کہ ہے آج ترے سر سہرا باندھ شہزادہ جواں بخت کے سر پر سہرا

اور مقطع یوں تھا۔

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں دیکھیں کہہ دے کوئی اس سہرے سے بہتر سہرا

خود بادشاہ نے مقطع کی گرفت کی اور اپنے استاد ذوقؔ کو حکم دیا کہ وہ "سہرے سے بہتر سہرا" لکھیں۔بہ الفاظ دیگر اس سہرے کا جواب غالب کو دیں۔ذوق نے تعمیل حکم میں جو سہرا خدمت شاہ میں پیش کیا اس کے دو اشعار یہ ہیں:

اے جواں بخت مبارک تجھے سر پر سہرا آج ہے یمن وسعادت کا ترے سر سہرا

مقطع یہ ہے

جس کو دعویٰ ہے سخن کا یہ سنا دے اسکو دیکھ اس طرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا

مگر بات یہیں ختم نہیں ہوئی۔ جب غالب کو معلوم ہوا کہ مزاجِ شاہ غالب کی "سخن گسترانہ" بات پر برہم ہے تو معاملہ کی صفائی کی خاطر غالب نے اپنا معروف "معذرت نامہ" پیش کیا اور کوشش کی کہ معاملہ یہیں رفع دفع ہو جائے۔ اس معذرت نامہ کے دو تین اشعار یہ ہیں۔

منظور ہے گذارشِ احوالِ واقعی اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

روئے سخن کسی کی طرف ہو تو روسیاہ سودا نہیں، جنوں نہیں، وحشت نہیں مجھے

استادِ شاہ سے مجھے پرخاش کا خیال یہ تاب یہ مجال، یہ طاقت نہیں مجھے

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں شادیوں کے موقعوں پر سہرا نویسی کا رجحان عام تھا اور کسی نہ کسی شکل میں شعراء سہرے اور تہنیتی نظمیں لکھتے رہتے تھے۔

عطاء الرحمٰن رضوی کا کہنا ہے کہ حیات انسانی کے ارتقائی سفر میں عہد بہ عہد معاشرتی نظام کی بہتر سے بہتر تربیت کے لئے بہتر سے بہتر تصورات فنکاروں نے وضع کئے۔ خالق الباری المصور نے انسان میں ا۔۔۔۔اس بات کا بھی اہتمام فرمایا کہ عہد بہ عہد معاشرے کو اپنے پیغمبروں کے ذریعے بتدریج پاک وصاف اور ظاہر کرتا رہے۔ طہارت معاشرہ کے لئے نبی آخر الزماں کی شریعت میں نکاح کو سنت قرار دے کر جہاں انسانی سماج کو طہارت بخشی وہیں متمدن انسانی سماج میں موجود شعرائے کرام اور فنکاروں کو اس سنت کا عرفان بھی عطا کیا۔ یہی عرفان جب معرض ترسیل میں آیا تو "سہرا" کہلایا۔ معنی کے غنچے، تفکر کی کلیاں، تصور کی نکہتیں، جذبوں کی روانی، محبتوں کی گل افشانی رنگ لائی اور شاخسارِ حنا بن گئی۔

سہرے میں ندرتِ فکر، شخصیت کے اظہار کا روشن آمیختہ، رنگینی و آرزوئے وصل کی آگ اور اعتماد سے بھری ہوئی سخن کی مثال اساتذہ کے یہاں ملتی ہے:

حور و غلماں کا اگر بزمِ طرب میں ہو گذر سہرا دولہا کا یہ گوندھیں، وہ دلہن کا سہرا

ناسخ

رات گذری ہے دولہا کی طرح فرقت میں صبح کو آنسوؤں کے تار سے باندھا سہرا

ذوق

دھوم مچ جائے بزم نوشہ میں　　شور اٹھے خوب ہی کہا سہرا

ریاض

زلفِ مشکیں پہ ہے تیری یہ گہر کا سہرا　　یا سرِ شام یہ باندھا ہے سحر کا سہرا

شفیق جے پوری

روئے زیبا پہ ہے صاحب کے جو سہرے کی لڑی　　کم ہے فی الجملہ اسے جس قدر اچھا کہیے

تابش دہلوی

صد شکر کہ الیاس کی شادی ہے آج　　پھولوں کا ہے سہرا سرِ نوشاہ کا تاج

کلیاں نازاں، گلوں کا بدلا ہے مزاج　　محوی! ہے یہی جشن طرب کی معراج

محوی صدیقی

جیسا نوشہ ہے حسیں ویسا منور سہرا　　انس کرنے لگا یونس سے معطر سہرا

لب ہیں اعجاز نما آنکھ میں جادو کا اثر　　ہم نے دیکھا رخِ نوشہ جو اٹھا کر سہرا

بیخود دہلوی

مزاجِ فطرتِ حسن آفریں ہے سہرے میں　　مشیتوں کا جمالِ حسیں ہے سہرے میں

انور صابری

کہہ کے لائے ہیں ہم سخن سہرا　　لے رہا ہے خراجِ فن سہرا

اے خوشا! نازشِ وطن دولہا　　اے خوشا! زیبِ انجمن سہرا

جمیل مظہری

عارض افروز ہے تابندہ درخشاں سہرا　　غنچہ در غنچہ، گلستاں بہ گلستاں سہرا

روکش جلوۂ گل، رشکِ بہاراں سہرا　　مطربِ شوق غزلخواں ہے تو رقصاں سہرا

ارشد کاکوی

ترے سہرے کی لڑیاں ہیں کہ رقصاں موجِ مے جیسے　　نمایاں فستے پھولوں سے چھلکتے جام عشرت کے

نواب دہلوی

تجھ کو بھی تعجب تو ہو گا یہ کون حسیں ہے سہرے میں
اے چشم تمنا دیکھ ذرا اقبال جبیں ہے سہرے میں

آل احمد سرور

ارمغانِ گل نایاب ہے سہرا تیرا
تحفۂ موسم شاداب ہے سہرا تیرا

کیف بخش دلِ احباب ہے سہرا تیرا
وصل کی رات کا مہتاب ہے سہرا تیرا

احسان دربھنگوی

روحِ بزم نشاط ہے سہرا
جانِ صد ارتباط ہے سہرا

سوز سکندر پوری

کیوں نہ ہو دید اس کی وجہ طرب
مخزن انبساط ہے سہرا

نوشہ خورشید تو ہے ماہِ منور سہرا
باندھئے سورۂ والشمس کو پڑھ کر سہرا

طٰہٰ الٰہی فکری

ہے دعا رب سے کہ اس سہرے کے پھول
حشر تک ہوں تازگی بخش مشام

عبدالعلیم آسی

بندھا ہے سر پہ ترے عزم و شوق کا سہرا
بنا ہے آج ترے حق میں رہنما سہرا

مگر ہے اصل میں اس سے بھی کچھ سوا سہرا

اساسِ زیست ہے بنیاد ہے محبت کی
نوائے ہوش ہے آواز ہے حقیقت کی

ابراہیم ہوش

طبع موزوں کا تقاضہ ہے کہ سہرا لکھئے
سن کے محفل تڑپ اٹھے جسے ایسا لکھئے

حاصل بزم نگاہوں کا تماشا لکھئے
لکھئے لکھئے دلِ نوشہ کی تمنا لکھئے

آج لفظوں میں ہو تصویر کشی سہرے کی
بزم عشرت میں رہے بات بنی سہرے کی

جرم محمد آبادی

علامت اور حقیقت کی دوئی مٹانے والے سہرے کی اردو میں کثرت ہے۔ ان میں دولہا دلہن کی تعریف کے ساتھ طرز زندگی کو نئے سرے سے سجانے سنوارنے کی بھی موشگافی ہے۔ فنی حقیقت، ہمہ جہت تخیل، پُر اسرار جذبے، ترفع یافتہ خیال اور احوالاتی بنیادوں تک ناگزیر رسائی کی مثال ملاحظہ کیجئے۔ اس سلسلے میں فیض احمد فیض کا سہرا سب سے پہلے درج ہے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ فیض

سے قبل اور بعد کے شعراء نے بھی بغیر "سہرا" کا لفظ لائے ہوئے دعائیہ انداز میں شخصی علامت کو سامنے رکھ کر متعلقات کی نشاندہی کرتے ہوئے زمانی و مکانی اور اخلاقی و جمالیاتی معانقہ سے کام لیا ہے۔اور سہرے میں شاعری کے فن کو عروج تک پہنچایا ہے

سجاؤ بزم، درِ مے کدہ کشادہ کرو　　اٹھاؤ سازِ طرب، اہتمام بادہ کرو

جلاؤ چاند ستارے، چراغ کافی نہیں　　یہ شب ہے جشن کی شب روشنی زیادہ کرو

سجاؤ بزم کہ رنج والم کے زخم سلے　　بساطِ لطف و محبت پہ آج یار ملے

دعا کو ہاتھ اٹھاؤ کہ وقت نیک آیا　　رخ عزیز پہ سہرے کے آج پھول کھلے

اٹھاؤ ہاتھ کہ یہ وقت خوش مدام رہے　　شب نشاط و بساطِ طرب دوام رہے

تمہارا صحن منور ہو مثل صحن چمن　　اور اس چمن میں بہاروں کا انتظام رہے

فیضؔ

پرویز شاہدی کا سہرا ملاحظہ کیجیے

چمک مبارک ہو

فروغِ جلوۂ سرو سمن مبارک ہو

بہارِ یاسمین و نسترن مبارک ہو

حیاتِ گل رخ و گل پیرہن مبارک ہو

دلہن مبارک ہو

عباس علی بیخود کے سہرے سے یہ اشعار

اب دلِ شوریدہ زیرِ دام ہے　　سایہ فرما گیسوؤں کی شام ہے

روح کو وجہِ سکوں ہے اضطراب　　دل کو ہے آرام، دل آرام ہے

حرمت الاکرام کے اشعار ہیں

لے کے حسن و جوانی کی رعنائیاں اک نیا رنگ ابھرا ہے تصویر میں

اک نئی روشنی اک نئی چاندنی کھل گئی ماہ وانجم کی تنویر میں

پریاں خوابوں کی ہیں روپ بھر کر نیا رقص فرما شبستانِ تعبیر میں

سالک لکھنوی کہتے ہیں

بہار تازہ آئی، غنچہ دل کھل گیا اک دن
مسافر کو شریک راہِ منزل مل گیا اک دن

منظر شہاب کا کہنا ہے۔

ہم سفر تیری ہوئی شاہدِ شیریں پیکر — اک ذرا ضبط، چھلک جائے نہ دل کا ساغر

معاصر ادبی منظرنامہ کی زنبیل لمبی ہے۔''سہرا'' سے بھی شعراء کی گہری وابستگی ہے۔جہاں ایک طرف نئی طرز کا استعاراتی اظہار ہے وہیں دوراز کار تلازماتی سلاسل ہے۔شعور کی رو کا بہاؤ بھی ہے، مروجہ اور منحرف لسانی شکلیں ہیں۔ساتھ ہی ساتھ سیدھے اور براہِ راست اسالیب کا استعمال ہے اور مصورانہ نوع کی چشم تحسین ہے

بہاریں مسکراتی ہیں امیدیں رقص کرتی ہیں — مبارک دل نواز و کامیاب و کامراں سہرا
الٰہی دولہا دلہن کو جہاں میں گل فشاں رکھنا — کہ انکے جلوۂ رخسار سے ہے گل فشاں سہرا

رئیس امروہوی

جلوہ فرما اک حیاتِ دائمی سہرے میں ہے — جس کو کہیئے زندگی وہ زندگی سہرے میں ہے
دیکھئے تو چند پھولوں کے سوا کچھ بھی نہیں — سوچئے تو زندگی ہی زندگی سہرے میں ہے

عتیق احمد عتیق

اخلاقی اقدار سے مالامال صنفِ سخن ''سہرا'' شخصیت کی عظمت کا اعتراف کراتا ہے۔جذباتِ صادق سے بہرہ مند کراتا ہے۔شعور وعرفان اور بصیرت وایمان کی روشنی سے تسخیر ذات کرتا ہے۔اور احوالاتی بنیادیں دریافت کراتا ہے۔اردو کے شاعروں نے سہرے میں فکر انگیزی سے حرارتِ دل و جذبات پیدا کی ہے۔

کلی کے ہنسنے کا پھولوں کے گنگنانے کا — یہی ہے وقت بہاروں کے جھوم جانے کا
ہے ایک شاعرِ گل رخ کے آج سر سہرا — نگاہ قصد کرے کیوں نہ مسکرانے کا

اعجاز صدیقی

سر پہ نوشہ کے کہکشاں سہرا — لبِ انجم پہ جس کی مدحت ہے
بہنیں سہرا سجائے کہتی ہیں — گھر ہمارے خدا کی رحمت ہے

عشرت رجائی

یوں بھی ہوتا ہے، دو اجنبی راہ رو
اپنی راہوں سے منزل سے نا آشنا
ایک کو دوسرے کی خبر تک نہیں
کوئی پیمانِ الفت نہ عہدِ وفا
اتفاقات سے اس طرح مل گئے
ساز بھی بج اٹھے پھول بھی کھل گئے

احمد فراز

عالم بالا پہ بھی حور و ملک مصروف ہیں
رحمتوں کے پھول ہیں درکار سہرے کے لئے
بلبلیں کیوں نغمہ زن ہیں جھومتے ہیں کیوں شجر
کس لئے جوبن پہ ہے گلزار سہرے کے لئے
پھول کہتے ہیں سبھی گل چیں کا دامن تھام کر
ہم کو بھی چن لیجئے سرکار سہرے کے لئے

مظفر حنفی

گنجینۂ رنگ و نکہت ہے تصویر بہاراں ہے سہرا
تکمیل تمنا ہے سہرا تنویر شبستاں ہے سہرا
عنوانِ کتابِ ہستی ہے فردوس بداماں ہے سہرا
برنائی الفت ہے سہرا رعنائی ارماں ہے سہرا

علقمہ شبلی

پھولوں کی اوٹ میں جو چہرہ چھپا ہوا ہے
اس چاند جیسے رخ پر ہے چاندنی کا سہرا
دو دل ہوئے ہیں یکجا قیصر کی یہ دعا ہے
یارب! رہے شگفتہ ہم رشتگی کا سہرا

قیصر شمیم

اک تسلسل کا نام ہے سہرا
انبساطِ دوام ہے سہرا

اعزاز افضل

کس قدر دلکش ہے کتنی سادگی سہرے میں ہے
اس لئے ہر اک نظر الجھی ہوئی سہرے میں ہے

مشہود عالم آفاقی

بفیض جلوۂ نوشہ وقیع ہے سہرا
فروغِ روئے محمد سمیع ہے سہرا

حیرت بدایونی

میں سہرا لایا ہوں اور لاجواب لایا ہوں
شعاعِ حسنِ مہ و آفتاب لایا ہوں

شعری بھوپالی

حسن نے باندھا ہے پیمانِ رفاقت تجھ سے
داد کچھ چاہتا ہے جذبہ وحشت تجھ سے

اب تو وابستہ ہے امید مسرت تجھ سے
ہے طلب گارِ محبت کی محبت تجھ سے

مظہر امام

نبیؐ پاک کی لائی شریعت کا نشاں سہرا
محبت سے ملے دو دل بنا اک داستاں سہرا
لباسِ معتبر بدلا یقیں نے جب سرِ محفل
حدیث دل کا دونوں کے بنا تب راز داں سہرا
کوئی دیکھے تو سہرے کی ہمہ گیری ہمہ جائی
ادھر سہرا ادھر سہرا یہاں سہرا وہاں سہرا

عبدالمنان طرزی

مسرت کا معدن مسرت کا مخزن مسرت کا دریا مسرت کا گلشن
مسرت کا مظہر مسرت کا منظر یہ جامہ یہ مقنع یہ طرہ یہ سہرا

نوح ناروی

یہ آب موتیوں کی تاروں کی جیسے جگمگ
شاید بنا ہوا ہے یہ کہکشاں کا سہرا

بسمل سعیدی

مسرتوں کا خزانہ نہاں ہے سہرے میں
ہر ایک پھول لطافت فشاں ہے سہرے میں

نثار احمد فاروقی

حقیقت آج خود سپنوں کی جیسے شاہزادی ہے
حسیں دل کش جواں گلپوش ارمانوں کی وادی ہے

خورشید احمد جامی

''سہرا'' ایک حقیقت ہے جس میں دوئی کو مٹانے کا بکھان ہوتا ہے۔ خراجِ تحسین ہوتا ہے۔ وابستگی کے وسیلے کی آمادگی ہوتی ہے اور انفرادی سطح پر سیرت اور صورت کی تعریف ہوتی ہے۔ ساتھ ہی شاعرانہ خلوص کی اثر پذیری ہوتی ہے:

یوں بھی ہوتا ہے برسوں کے دو ہم سفر
اپنے خوابوں کی تعبیر سے بے خبر
اپنے عہدِ محبت کے نشے میں گم
اپنی قسمت کی خوبی پہ نازاں مگر
زندگی کے کسی موڑ پر کھو گئے
اور اک دوسرے سے جدا ہو گئے
تابش روئے منور ہے کہ سہرے کی پھبن
حیرتی خود ہی ششدر ہے کہ سہرے کی پھبن

بہزاد لکھنوی

رخِ نوشاہ کی سب لوگ بلائیں لے لیں　　　اپنی جنبش سے یہ کرتا ہے اشارا سہرا

دھرم پال گپتا وفا

لبوں پہ وقت کے اک دلنشیں تبسم ہے　　　نسیم سحر کے جھونکوں میں اک ترنم ہے
جلو میں اپنے پیام نشاط لائی ہے　　　کہ انتظار تھا جس کا گھڑی وہ آئی ہے

محبوب راہی

گل معطر ہوں ان کے سہرے کے　　　اور ماحول عطر بیز رہے
آ وہ جائے نکھار سہرے پر　　　دائمی ہو بہار سہرے پر

حسن امام دردؔ

کھلا ہوا ہے جو اک لالہ زار سہرے میں　　　حیاتِ نو کی ہے تازہ بہار سہرے میں

مرتضیٰ اظہر رضوی

پھولے پھلے ہمیشہ گلزار رنگ و بو میں　　　ہر دم رہے شگفتہ رب کریم سہرا

قیوم خضر

ترے سر پہ سہرا سلامت رہے دعا ہے مری　　　تری زندگی مثل جنت رہے دعا ہے مری

ظفر فاروقی

تعریف کرنا انسان کا حقیقی اور فطری جذبہ ہے۔ تعریف سننے میں بھی یہ جذبہ برقرار رہتا ہے۔ ’’سہرے‘‘ میں تو تہنیت ہی ہوتی ہے۔ اظہار خلوص ہوتا ہے، خارجی اور داخلی کلیت کی ہم آہنگی کی بوقلموں صورتیں ہوتی ہیں اور معانی آفرینی کی رنگا رنگ تاثیریں منعکس ہوتی ہیں:

میرے اعظم تجھے پھولوں نے چھپا رکھا ہے　　　کس نزاکت سے تجھے دولہا بنا رکھا ہے
دامن گل میں ہیں ارمان کے آفاق چھپے　　　جیسے کوزے میں سمندر کو چھپا رکھا ہے

ایم اے ضیا

رخ پہ نوشہ کے چاندنی پھیلی　　　ہوگئی دل کی آرزو پوری
ماں نے دیکھا جو بیٹے کا سہرا　　　کھل اٹھا پھر تو باپ کا چہرہ

منصور عمر

تمہارے شہپر نے سہرا لکھا مسرتوں کے حروف چن کر
ہمیشہ الفت کے گیت گاؤ دعا ہے ہر آن خوش رہو تم

شہپر رسول

سر پہ سہرے کے مسکراتے پھول — یا ہمالہ پہ برف کی چادر

ضمیر درویش

چمنستانِ جوانی کی بہاروں کا فسوں — خواب زارِ رہِ ہستی کے نظاروں کا فسوں
جذبۂ شوق کے رنگین شراروں کا فسوں — حسن معصوم کے مبہم سے اشاروں کا فسوں
آج سہرے میں سمٹ آیا ہے کلیاں بن کر — غنچہ وگل کی مہکتی ہوئی لڑیاں بن کر

جمنا پرساد راہی

بہت دلکش بہت خوشتر بڑا پیارا ہے یہ سہرا — سنبھل کر باندھئے صاحب ابھی تازہ ہے یہ سہرا
محبت کی زمیں سے دوڑتی خوشبو چلی آئی — ہر اک احساسِ نو سے ٹوٹ کر نکلا ہے یہ سہرا

احسان ثاقب

پھولوں کو جھلاتی ہے جھولا لڑیوں پہ کبھی اٹھلاتی ہے — خوشبو پہ کبھی نازاں نازاں رنگت پہ کبھی اتراتی ہے
مدہوش کبھی خود ہوتی ہے محفل کو کبھی مہکاتی ہے — یہ موجِ صبا بھی سہرے کی ایک ایک لڑی پر شیدا ہے
پھولوں کی حسین چلمن ڈالے یہ چاند سا چہرہ کس کا ہے

فراز حامدی

نوشہ بنے ہیں عمران خوشا بخت دیکھنا — پیش نظر دعاؤں کا ہے تخت دیکھنا
زوجین کا یہ رشتہ ہی لافانی آج ہے

علیم صبا نویدی

ضیائے شوق سے روشن ہے پھول کا موسم — کہ جل اٹھے ہیں ہر اک سمت آرزو کے چراغ
تمام بزم منور ہے حسن نوشہ سے — ہیں ہر نظر میں چھلکتے ہوئے خوشی کے ایاغ

محمد سالم

خدا کرے کہ ترے باغِ زندگانی میں — تمام عمر شگفتہ ہوں آرزو کے گلاب

سید منظر امام

اس کے ہر پھول میں مرادیں ہیں — تیرا ساتھی ہے ہم سفر سہرا
حفیظ انجم

ہر ایک قطرہ محبت، ہر اک سحاب میں نور — جواں ہیں سہرے میں گل جیسے ماہتاب میں نور
شاہد جمیل

بزمِ تہذیب میں ہو کیوں نہ مکرم سہرا — دہر میں ہے سبب عظمت آدم سہرا
مجاز نوری

سہرے میں ہے چھپا ہوا چہرہ شباب کا — پتوں میں جیسے پھول چھپا ہو گلاب کا
ناشاد اورنگ آبادی

جو سنت ہے دنیا میں شاہِ امم کی — اسی فیض کا سلسلہ ہے یہ سہرا
فراغ روہوی

ناز، بو، نرگس، گل وریحان، سوسن، نسترن — ہے یہ سہرا کیا حسیں شاداب رنگیں اک چمن
مشتری، زہرہ، زحل، انجم، ثریا، کہکشاں — جلوۂ زریں ستاروں کا ہے سہرے سے عیاں
افتخار اجمل شاہین

ہے صدا محفل میں ہر سو مرحبا سہرے کے پھول — رخ پہ ہیں عمران کے کیا خوشنما سہرے کے پھول
والد مرحوم کے دل کی دعا سہرے کے پھول — پیاری امی کی دعاؤں کا صلہ سہرے کے پھول
امان خاں دل

اوس میں جیسے ڈوبا ہوا ہو گلاب — ساغرِ گل میں خوشبو کی جیسے شراب
تیرے سہرے میں یوں تیرا عکسِ شباب

اسلم بدر

پیغامِ خوشگوار ہے سہرے کا پھول پھول — عکس جمالِ یار ہے سہرے کا پھول پھول
ریحان و فرح ناز کے گلشن ہیں کھل گئے — وہ موسم بہار ہے سہرے کا پھول پھول
امام اعظم

لگے ہیں چاند تاروں سے سجا ہے پھول سہرے کا — ملے ہیں جو دعاؤں کا صلہ ہے پھول سہرے کا
مناظر عاشق ہرگانوی

اردو میں تفریحی سہرے بھی لکھے گئے ہیں۔انہیں طنزیہ ومزاحیہ شعراء کے ذریعے ظریفانہ سہرے کا نام دیا جا سکتا ہے۔مثال ملاحظہ کیجئے:

یہ سہرا ہے وہ گرد ہے جس کے آگے — ''منسٹر'' کا سہرا ، ''گورنر'' کا سہرا
پرے باندھ کر''ڈانس'' کرتی ہیں پریاں — یہ سہرا ہے کیا راجہ اندر کا سہرا
کسی نے کچھ ایسا کیا ''مسمریزم'' — پھنسا ''مس'' کی زلفوں میں ''مسٹر'' کا سہرا

مجید لاہوری

کامیابی کا رہا آج ترے سر سہرا — ہو مبارک تجھے اے وارڈ کمشنر سہرا
مورچھل کے ہو عوض جھاڑو ڈوم ادھر — بھنگنیں گائیں ادھر ڈھول بجا کر سہرا

انجم مانپوری

چڑھ کے شملے کی چوٹی سے پکارا سہرا — لاٹ صاحب سے بھی بڑھ چڑھ کے ہے پیلا سہرا
گرمی حسن سے پہنچا جو سر نوشہ پر — تھرما میٹر کا مسرت کے ہے پلا سہرا

ظریف لکھنوی

اپنے ہاتھوں سے جو سر کاتا ہے دولہا سہرا — انگلیوں میں بوا بن جاتا ہے چھلا سہرا
داڑھی مونچھیں تو بوا چاٹ گئی ہے دیمک — خیر سے چہرے پہ دولہا کے ہے پردا سہرا

شیدا: ریختی گو شاعر

سب کے پہلے تو سکھاتا ہے یہی شرم وحیا — کیوں نہ ہو عقد کے اسکول کا ٹیچر سہرا

شوکت تھانوی

ایک رومال پر کسی شاعر کا ''گنگا جمنی سہرا'' بھی نظر آیا ہے۔تفریح طبع کے لئے چند اشعار ملاحظہ کیجئے۔اس میں ہندی، بنگلہ، میتھلی، فارسی، اردو اور انگریزی کے مصرعے ہیں:

How chorous eats بہ بیں نور کا بکھوا سہرا
Dazing sun ever down east ہے H a r a h سہرا
Let the candle be put out whats the matter
کر رہا آنکھوں کو خیرہ ہے اکھرا سہرا
نرگسی آنکھ، بھویں تیغ ، شگفتہ چہرا

اس پہ یہ طرہ کہ رفعت کا ستارہ سہرا
very attracting بیٹیس بھالو پھولیسر مالا تومار
آمی کی بولو موشائی چوکھیر تارا سہرا
Attracting, redulant, more ever spottive
چیست خوبی کہ ندارد ایں دل آرا سہرا
بیتل ایتک عمری ہمر نہ ایمن دکسلی
بھلینٹ ایسن ایچھ کی نہ ہئی تنکو گوبڑا سہرا

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ سہرا ایک نادر، پر مغز اور شکوہ آشنا صنف سخن ہے اور اس میں تجربہ کرنے والوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔

ان شعراء میں ارشد مینا نگری بھی ہیں۔ان کی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے منہ کا مزہ بدلنے کے لئے یا فرمائش پر تبرکاً سہرا نہیں لکھا یا عقد مناکحت کی تقاریب میں شرکت کے لئے طبع آزمائی نہیں ہے بلکہ "سہرا" کو بطور صنف انہوں نے قبول کیا ہے اور تجربے کی لطافت اور نفاست سے گل بوٹے کھلائے ہیں۔اور سہرا کو تبریک وتہنیت کے ساتھ اپنی جولانی طبع و پرواز خیال کا موضوع بنایا ہے۔

ارشد مینا نگری کے سہرے میں جہاں دلی جذبات کی حقیقی عکاسی ملتی ہے۔ وہیں احساسات کی موثر پیش کش بھی دیکھی جا سکتی ہے۔دولہا کی تعریف میں تشبیہات و استعارات کے استعمال سے علامت پیدا کرنے کا ہنر انہیں خوب آتا ہے۔

روئے نوشاہ سے دو طرح نمایاں سہرا گاہے خورشید گاہے مہ تاباں سہرا
ناز وغمزوں سے نچھاور ہے رخِ نوشہ پہ دل لبھانے کے لئے خرم وخنداں سہرا
ہر اک آفات و بلیات کی رد کی خاطر تیرا ہمدرد ہے نوشہ یہ درخشاں سہرا

سہرا ہے تصدق چہرے پہ ہے جس کی چمک مثل اختر اک تیرے چاند سے چہرے کی محفل میں یہ شان وشوکت ہے

پئے چشم بد بنیں یہ سہرے کی لڑیاں ہے نوشاہ کے سر پہ تشکیل سہرا

نوشہ تجھے مبارک صد آب و تاب سہرا　　ہے ماہتاب سہرا ہے آفتاب سہرا

شادی کا منور سورج ہے خوشیوں کا مہ تاباں سہرا　　اللہ مبارک تجھ کو کرے نوشاہ تیرا ارماں سہرا

ہے چہرۂ نوشہ پر مقنع، نظر بدبیں کا نہیں خطرہ　　ہر طرح حفاظت کی خاطر سر تا پا ہوا قرباں سہرا

بخت نوشاہ سے حاصل ہوئی عظمت اس کو　　بن گیا اوج پہ یکتائے فضیلت سہرا

مانندِ قمر حلقہ کی طرح ظاہر ہے جبین نوشہ سے
سلطانِ زماں از روئے خوشی یہ بہتر و بالا سہرا ہے

ارشد مینا نگری کے سہرے میں روایتی علامتوں کے پیرہن میں فکر جدید کا پیکر انگوائیاں لیتا ہے۔ ہیئت و معنی دونوں اعتبار سے روایات کی پاسداری ان کا نمایاں وصف ہے۔ اپنی دیگر شاعری کے ساتھ سہرے میں حسن دل آرائی و زیبائی، سج دھج کی شگفتگی اور طرفگی کا رچاؤ بھرپور انداز میں نمایاں کیا ہے۔ ان کے سہرے میں شعور ذات کے ساتھ اظہار و بیان کی چستی و عمدگی ہے۔ جنہیں پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ کہنے کے لئے کچھ اپنی باتیں ان کے پاس ہیں جن میں رمق گوئی کی جاذبیت ہے۔ ''سہرا'' کی تعریف وہ اس طرح کرتے ہیں۔

ہے کیا ہی خوشنما بافضل رب ذو المنن سہرا　　بھلا معلوم ہوتا ہے بھا لیتا ہے من سہرا
حسیں لڑیوں کی لہروں سے چمکتا ہے دمکتا ہے　　دکھائی دیتا ہے نظارۂ گنگ و جمن سہرا

کیا اس کا نظارا ہے کافور ہے غم جس سے　　گویا نظر آتا ہے راحت کی سحر سہرا
دنیا کی نظر اس پر مائل نہ ہو کیوں ارشدؔ　　تسخیر کا رکھتا ہے انداز و اثر سہرا

جس کے سارے لفظوں کا صرف پیار ہے مطلب　　مکتب محبت کی وہ کتاب ہے سہرا
خواہشوں کے جلوؤں کا اتفاق راس آئے　　دو دلوں کی دنیا کا انقلاب ہے سہرا
بزم شادمانی میں ہر نظر یہ کہتی ہے　　منتخب نگاہوں کا انتخاب ہے سہرا

نظر کا نور ہے دل کا سرور ہے سہرا پری جمال ہے رونق کی حور ہے سہرا

پیار سے جھومتا ہے مست قلندر کی طرح کیسا پیارا ہے محبت کا پیامی سہرا

بڑا حسین بڑا آبدار ہے سہرا تجلیوں کا عجب شاہکار ہے سہرا

صبح کا نکھار ہے سہرا شام کا سنگار ہے سہرا
نفرتوں کے خارزار میں پیار کی بہار ہے سہرا

مندرجہ بالا سبھی اشعار ارشد مینا نگری کی "سہرا غزل" سے ہیں۔ وہ اختراعی ذہن کے مالک ہیں۔ ہر رنگ منفرد کرنے کے قائل ہیں، نئی سوچ، نئی لطافت، نئے انداز اور تفکرات کی سچی عکاسی کرتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ انھیں وہ عرفان حاصل ہے جس کے بغیر محبت کا اظہار نہیں ہوسکتا۔ ان کے سہرے میں یہ حسن اور لطافت بہ درجہ اتم موجود ہے۔ سہرا کے ذریعہ وجود کو آفاقی حقیقت سے روشن کرنا وہ خوب جانتے ہیں۔ ان کی "سہرا غزلوں" میں بالیدگی اور توانائی ہے اور موضور میں تنوع بھی ہے

ہیں جس سے شمس وقمر منفعل، ستارے خجل ہے روشن اس طرح محفل کے روبرو سہرا

ناز و انداز و ادا وجہِ قدم بوسی ہے جن کی کرتا ہے بصد شوق غلامی سہرا
نوشاہ تیرے ماں باپ کے دل کیوں یہ نہ کہیں از روئے خوشی
یہ وقت نہایت موزوں ہے اس وقت کی قدر و قیمت ہے
اڑا کے خاکہ سپاہی کی کج ادائی کا دکھائی دیتا ہے یکتائے بانکپن سہرا

یہ سہرا سخن کا کرشمہ ہے ارشدؔ اسے دیکھے اندھا، سنے اس کو بہرا

ارشد مینا نگری نے "سہرا گیت" میں بھی تجربے کئے ہیں۔ اردو میں گیت ہندوستانی ثقافت اور تہذیب کے عکاس ہیں۔ ہندی صنف سخن گیت کی روایت بہت پرانی ہے۔ سنسکرت زبان میں عرصہ

تک مہاکاویہ کی منزلیں طے کرتا رہا اور کالی داس، ماگھ اور بھوبھوتی جیسے شاعروں نے اس سفر کی رہنمائی کی۔ لیکن گیت کی روایت سنسکرت زبان سے نسبت رکھتے ہوئے بھی ایک جداگانہ انداز کی ہے، ابتدا میں گیت دو الگ الگ لیکن باربط روایات سے منسلک رہا۔ ان میں سے ایک روایت کو ’ہندوستانی‘ اور دوسری کو بھارتیہ کہہ سکتے ہیں۔ ان دونوں روایتوں نے گیت کے گیسو سنوارے ہیں۔ ’’ہندوستانی روایت کی بنیاد امیر خسرو نے رکھی۔ ان کی زبان سنسکرت نہیں ہے۔ کھڑی بولی نہیں ہے، فارسی اور عربی نہیں ہے اور نہ ہی برج ہے بلکہ خالص ہندوستانی ہے۔ ٹھیٹ کچی مٹی سے نکلے ہوئے وہ الفاظ ہیں جو ہندوستان کی تہذیب کا اچھوتا عکس ہیں۔ اس روایت کو ساتھ لے کر چلنے والوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔ جنہوں نے ہندوستانی ادب کو وہ جاوید خزانہ بخشا جو جتنا لوٹا گیا اتنا ہی بڑھتا گیا۔ ہندوستانی روایت کے متوازی ’’بھارتیہ‘‘ روایت بھی ہے۔ کھڑی بولی کی یہ روایت بھارتیندر ہریش چندر سے شروع ہوتی ہے۔ اردو میں گیت کی روایت گیارہویں صدی سے ملتی ہے۔ تب گیت کو ریختہ کہا جاتا تھا۔ لیکن اس میں نسوانیت، لوچ اور عورت کے ذریعے مرد کو ملتفت کرنے کے طریق ملتے ہیں۔ اور یہ روایت پھولتی اور پھلتی رہی۔ صدیوں پر پھیلی ہوئی گیت کی جاذبیت میں اضافہ ہوتا رہا ہے اور اردو شاعری نے صورت گری میں اس کے مزاج کو تہذیبی اور جذباتی رنگ و روغن کا امتیازی وصف عطا کیا ہے۔

ارشد مینا نگری نے بھی گیت لکھے ہیں، لیکن انہوں نے نئے پن سے کام لے کر ’’سہرا گیت‘‘ سے اچھوتی کیفیت پیدا کی ہے۔ اس طرح انہوں نے اکیسویں صدی کی پہلی دہائی میں گیت کے دامن کو نیرنگیاں بخشی ہیں اور سوز و گداز، حسن و لطافت اور شوخی، بانکپن اور سادگی دے کر پروان چڑھایا ہے۔

ارشد مینا نگری کے ’’سہرا گیت‘‘ میں آشنا، نا آشنا کیفیت کے ساتھ تہذیب کا غازہ اور گداز پن ہے۔ فطرت کی چہکار ہے، رقص کی جھنکار ہے اور جذباتی تموج بھی ہے۔

کتنا اچھا کتنا خوب ہے پیارا سہرا پیارے نوشہ کو محبوب رہے پیارا سہرا
شادی کے اسباب مبارک زریں آب و تاب ہیچ نہ کیوں ہو اس کے آگے ہیروں کی بھی آب

شان و شوکت سے منسوب ہے پیارا سہرا

دیکھا اے نوشۂ خوبرو
رنگ لائی تیری آرزو، آرزو، رنگ لائی تیری آرزو
غیرتِ رنگ چمن تیرے سہرے کی پھبن
مرحبا صلِّ علیٰ مدعا دل کا ملا
آج اے نوشہ ترا گل امید کھلا
منظر شمس و قمر نوشۂ عالی گہر
شادیں محفل میں اہل دل، اہل نظر
نور ہی نور ہے چارسو
رنگ لائی تیری آرزو، آرزو، رنگ لائی تیری آرزو

چنچل نٹ کھٹ پھول مکھوں کو
حسن و شباب اور مست ادا کو
بولا یہی جس نے دیکھا ہے اس کو
گدگداتا نظارا ہے سہرا
سب کی آنکھوں کا تارا ہے سہرا

بحسن و ادا و ادب سہرا
عجب ہے عجب ہے عجب سہرا
دولہے کا چہرہ پرنور پیارا پیارا ہے
جبیں کا حسن مثالِ قطب ستارا ہے
ہوا ظہور امیدوں کی کامیابی کا
برائے عقد بڑا خوشنما نظارا ہے
بہت پرضیاء پرطرب سہرا

ارشدؔ مینا نگری نے سہرا گیت میں ہئیتی تجربے کئے ہیں اور انہیں کامیابی سے برتا ہے۔ فضا بندی میں گیت میں خصوصیت کو سامنے رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جذباتی اثر پورے گیت میں سمایا ہوا ملتا ہے جس سے سہرے کی نازک مزاجی مجروح نہیں ہوتی بلکہ شاعرانہ حسن کے ساتھ غنائیت اور جمالیت کے اثرات مرتسم ہوتے ہیں۔ ان کے سہرا گیت میں روانی ہے، بے تکلفی ہے اور نفسی کیفیت بھی ہے

خوش منظر نظروں میں سمائے — شاد ہوئے سب اپنے پرائے
مٹ گیا دورِ نا امیدی — مقصد دل سب کے بر آئے
محفل کی زیب و زینت — بزم خوشی کی دولت
نوشاہ کے سر سہرا، کہ کتنا حسیں ہے

آج نوشاہ جگمگایا ہے
کیا مقدر نے رنگ لایا ہے
رونق سہرا ہے تو یر تاج سے بہتر
کھینچ لایا ہے کوئی شام اودھ کا منظر
حسن کشمیر مسکرایا ہے
کیا مقدر نے رنگ لایا ہے

سورج کی جھل جھل کا جلوہ ہے سہرا، نوشہ کا چہرا ہلال
چاندی ہے نوشا تو سونا ہے سہرا دونوں کے دونوں بے مثال
ٹھنڈی ہواؤں کی لہروں میں چھم چھم
گونجے ہے دلکش ترنم میں سرگم
سب کی نگاہوں میں مدہوش عالم
مست خوشی میں تھرکتا ہے سہرا، نوشہ کی متوالی چال

دل کا پیارا، آنکھ کا تارا، رنگین جمال
تیرا سہرا بنا بے مثال
نوشہ مبارک سہرا یگانہ راس آئے خوشیوں کا زمانہ
سایہ فگن ہو تجھ پہ ہمیشہ رب الجلال

سہرا گیت میں ارشدؔ میناںگری کے نئے زاویے ایجاز و کنایہ رکھتے ہیں اور سادگی و پرکاری سے مرصع ہیں۔ ان کے اشعار ذہن میں چمکتے ہیں اور رمز شناسی عطا کرتے ہیں۔

اردو میں تین مصرعے کی کئی اصنافِ سخن ہیں ان میں ہائیکو، ماہیے اہم ہیں۔ لیکن ثلاثی کو اولیت حاصل ہے۔ مضمون آفرینی اور خیال آرائی کی سطح پر اپنے بیدار شعور اور مبسوط آگہی کا پتہ دیتے ہوئے ارشدؔ میناںگری نے ثلاثی میں سہرے کہے ہیں۔ ان کے ثلاثی سہرے میں فکر کی تازگی ہے، احساس کی شدت ہے اور شعری بانکپن اور تاثیر ہے:

چاروں جانب سماں ہے نورانی
جلوہ گر نور ہوا سہرے پر
چھا گئی آرزو کی تابانی

دل کا نازک ترین باب ہے یہ
کھولے سہرے کی معنویت کو
زندگی کی نئی کتاب ہے یہ

نسترن، جوہی۔ نرگس و سنبل
مست و بے خود سرور سہرے میں
رنگ چھلکا رہے ہیں جامِ گل

رنگ بھی روپ بھی نکھرا ہر سو
دیکھو سہرے کی رونمائی سے
جلوہ احساس کا بکھرا ہر سو

جیسے پھولوں سے مل گئے غنچے
ایسے لگتا ہے دیکھ کر سہرا
مل کے پھولوں سے کھل گئے غنچے

سارا منظر مچل گیا ایسے
گدگداتا نکھار سہرے کا
رنگ میں نور ڈھل گیا جیسے

ارشد مینا نگری کے سہرا اثلاثی میں تپش ہے، آرزومندی ہے، جوئے کہستاں کی شیریں آواز ہے اور وفاؤں کی منقش تصویریں ہیں۔ ساتھ ہی الفاظ وخیالات کی انجمن جس طرح سجائی گئی ہے اس کے اندر کشش ہے۔

ارشد مینا نگری نے "سہرا قطعات" سے بھی اس صنف سخن کو اعتبار بخشا ہے۔ قطعات کا شمار واضح شاعری کی صنف میں ہوتا ہے۔ ایک طرف تو یہ صنف سخن اختصار کی وجہ سے غزل کے قریب ہے کیوں کہ شاعر کو اپنے دل کے جذبات کے مختلف تجربات ومشاہدات کو الگ الگ چار چار مصرعوں میں بیان کرنا ہوتا ہے اور دوسری طرف بیان میں ابہام و پیچیدگی نہ ہونے کی وجہ سے اس صنف سخن کی مشابہت نظم سے قریب ہے۔ اس میں کنایاتی اور علامتی الفاظ کے بجائے وہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں جو خیال کو واضح طور پر پیش کرسکیں۔ ارشد مینا نگری کے سہرا قطعات میں حیات افروز پیغام کو براہ راست قاری تک پہنچانے کی کامیاب سعی ملتی ہے۔ زندگی کے معاشرتی، اخلاقی اور اصلاحی پہلوؤں پر بھی روشنی نظر آتی ہے۔ لمسی پیکر کی وجہ سے حیاتی آسودگی اور مسرت آمیز بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ ان کے یہ تخلیقی تجربات حرکت کی پہچان ہیں اور ذہن اور موضوع کے جوہر کا پتا دیتے ہیں۔ اگر بہ نظر غائر دیکھا جائے تو ان پیکروں کا داخلی آہنگ بہت اہمیت رکھتا ہے اور زندگی کے رشتے کی تہہ داری کو محسوس کراتا ہے۔

آج یوں مہکے پھول سہرے کے — غم ندارد ہوئے خوشی جاگی
کیا نظر، دل سے دل ملے ارشدؔ — رشتے ناطوں کی تازگی جاگی

پھول ہر پھول غنچہ ہر غنچہ　　جلوہ چاہت کی معنویت کا
صرف یہ دیکھنے کی چیز نہیں　　سہرا احساس ہے محبت کا

یوں نظاروں سے نغمگی پھوٹے　　متکلم ہوئی خموشی بھی
چھائی ایسی بہار سہرے کی　　متبسم ہوئی اداسی بھی

معنویت کی دل کشا تفسیر　　زندگی کی کتاب ہے سہرا
حسن عزم و عمل کی تبدیلی　　فکر کا انقلاب ہے سہرا

یہ سہرا روشنی میں نظر آرہا ہے یوں　　لعل و گہر کا جیسے خزانہ ہے دھوپ میں
ماں باپ بھائی بہن و احباب و اقربا　　برآئی سب کی آرزو سہرے کے روپ میں

ہزاروں آرزوؤں کا ثمر مبارک ہو　　یہ سہرا نوشہ عالی گہر مبارک ہو
تھا انتظار تجھے جس کا ایک مدت سے　　امید آج وہ آئی ہے بر مبارک ہو

ارشد مینا نگری نے نظمیہ سہرے بھی لکھے ہیں اور اپنی قادر الکلامی کا ثبوت دیا ہے۔ زندگی کی چہل پہل اور رنگینی ارشد مینا نگری کے سہرے میں جس طرح جلوہ آرا ہے یہ دراصل محبت کے نور یقین سے معمور ہے۔ اسی سے قلب و روح کو حقیقی سکون و مسرت کا چاند سورج نظر آتا ہے۔ سہرے کو جتنے والہانہ انداز میں جزر و مد اور کیف و کم ارشد مینا نگری نے بنایا ہے اس کی مثال اردو میں خال خال ملتی ہے۔ سہرے کو تہذیب اور تہذیب کو سہرا بنانے کا ہنر ان کے احساس کی دہکتی ہوئی تیزی میں ہے۔ انھوں نے انفرادی جذبات کے ساتھ اجتماعی جذبات کی نمایندگی اور عکاسی بھرپور طور پر کی ہے۔ اور دوست آشنا، رفاقت آمیز پہچان کی روشنی کو ضوفشانی عطا کی ہے۔

میرے مطالعہ کے مطابق سہرے کے کتابچے تو شائع ہوتے رہے ہیں اور تقریباً ہر شہر سے یہ کتابچے منظر عام پر آتے رہے ہیں۔ لیکن باضابطہ مجموعہ کی شکل میں ابھی تک سہرے کا مجموعہ میرے علم میں نہیں ہے۔ ارشد مینا نگری نے پہل کی ہے۔ اس لیے اولیت کا سہرا ان کے سر بندھتا ہے۔ میری جانب سے بہت بہت مبارکباد۔

حمد باری تعالیٰ

شب کی ظلمت میں بھی تنویر عطا کرتا ہے

صفحۂ فکر کو تحریر عطا کرتا ہے ۔۔۔ لفظ ہر لفظ کو تفسیر عطا کرتا ہے

صرف دن کو ہی منور نہیں رکھا اس نے ۔۔۔ شب کی ظلمت میں بھی تنویر عطا کرتا ہے

اس کے اکرام و نوازش کی کوئی حد ہی نہیں ۔۔۔ کاہ کو کوہ کی توقیر عطا کرتا ہے

کبھی ٹھکرائی نہیں اس نے محبت کی طلب ۔۔۔ رانجھا چاہے تو اسے ہیر عطا کرتا ہے

کہہ رہا ہے یہ بہر طور عصائے موسیٰ ۔۔۔ بچ نکلنے کی وہ تدبیر عطا کرتا ہے

انکساری کا چلن اوج پہ پہنچائے مگر ۔۔۔ غرور و زعم کو تحقیر عطا کرتا ہے

پست ہونے نہیں دیتا وہ سخن کا رتبہ ۔۔۔ ذوقؔ و غالبؔ کے سوا میرؔ عطا کرتا ہے

اور کیا چاہیے منزل کے طلبگاروں کو ۔۔۔ رہنمائی کے لئے پیر عطا کرتا ہے

کیوں نہیں ہوتی ہیں مقبول دعائیں اپنی ۔۔۔ وہ تو آہوں میں بھی تاثیر عطا کرتا ہے

جیسی تدبیر کیا کرتا ہے انساں ارشدؔ
وہ اسے ویسی ہی تقدیر عطا کیا کرتا ہے

نعت مطہر

فخر کائنات مصطفیٰؐ
عظمت حیات مصطفیٰؐ

ظلم کا ہے راج چار سو　　آنکھ نم نظر لہو لہو
کام ہو رہا وہ روبرو　　کہہ چکے جو بات مصطفیٰؐ
فخر کائنات مصطفیٰؐ

رحمتوں کے ابر تُل گئے　　مجرموں کے جرم دھل گئے
عاصیوں کے بخت کھل گئے　　حشر میں نجات مصطفیٰؐ
فخر کائنات مصطفیٰؐ

جن کو پر نہیں تھے پر دیے　　بے بسی کو ختم کر دیے
دامن جہان بھر دیے　　رہ کے خالی ہات مصطفیٰؐ
فخر کائنات مصطفیٰؐ

مبتلا تھے لوگ قہر میں گاؤں گاؤں شہر شہر میں
دن برے جو آئے دہر میں جاگے رات رات مصطفےؐ
فخر کائنات مصطفےؐ

کیا زمین کیا زمان میں وحشتوں کے امتحان میں
ظلمتوں کے آسمان میں چاندنی صفات مصطفےؐ
فخر کائنات مصطفےؐ

کفر کے عروج کا زوال بے مثال آپ کا کمال
کیا کرے گا کوئی قیل وقال کفر کی ہے مات مصطفےؐ
فخر کائنات مصطفےؐ

انبیاء کی صف میں باخدا آپ کا مقام ہے جدا
زندگی کے غیر حل شدہ حل کیے نکات مصطفٰےؐ
فخر کائنات مصطفٰےؐ

مہرباں بچائیے مجھے گر پڑا اٹھائیے مجھے
اپنے گھر بلائیے مجھے رکھئے میری بات مصطفٰےؐ
فخر کائنات مصطفٰےؐ

ضوفشاں نگاہ آپ کی ظلمتوں کو دی ہے روشنی
ارشد حزیں کے دل پہ بھی کیجے التفات مصطفٰےؐ
فخر کائنات مصطفٰےؐ

سہرا غزل

مقدر سہرے کا

نکھرا جلوہ، منظر منظر، سہرے کا
کیوں نہ ہوگا، چرچہ گھر گھر، سہرے کا

نظریں ہیں کہ ہٹتیں نہیں ہیں سہرے سے
ہر دل پر چھایا ہے پیکر، سہرے کا

برس رہی ہے اس پر نوٹوں کی بارش
چمکا ہے محفل میں مقدر، سہرے کا

لمحہ لمحہ، بدل رہا ہے، کچھ ایسے
یاد رہے گا اک اک تیور سہرے کا

لفظ لفظ میں جھوم اٹھی ہے سرمستی
ارشدؔ ہے سرشار سخن ور سہرے کا

منظرِ رقصاں

روئے نوشاہ سے دو طرح نمایاں سہرا
گاہے خورشید ہے گاہے مہ تاباں سہرا

شوخ لڑیاں ہیں کہ گلزار میں پریوں کا سماں
پیش کرتا ہے عجب منظرِ رقصاں سہرا

ناز و غمزوں سے نچھاور ہے رخِ نوشہ پہ
دل لبھانے کے لئے خرم و خنداں سہرا

جن سے ہوتی تھی اے نوشاہ تیرے دل میں کھٹک
آج باقی نہ رکھے گا کوئی ارماں سہرا

درِ مقصود مبارک ہو تجھے اے نوشہ
بھر دیا ہے تیری امید کا داماں سہرا

ارشدؔ آفات و بلیات کی رد کی خاطر
تیرا ہمدرد ہے نوشہ یہ درخشاں سہرا

سہرا غزل

مشتاقِ زیارت

نوشاہ مبارک ہو تجھ کو شادی کی مبارک ساعت ہے
سب خویش و اقارب کے دل میں چمکی ہوئی برقِ مسرت ہے

سہرا ہے تصدق چہرے پر، ہے جس کی چمک مثل اختر
اک تیرے چاند سے چہرے کی محفل میں یہ شان و شوکت ہے

احباب و اقارب شاد ہیں سب شادی کے عوض شادی کے سبب
نوشاہ کے روشن چہرے کا سہرا مشتاقِ زیارت ہے

نوشاہ تیرے ماں باپ کے دل کیوں یہ نہ کہیں از روئے خوشی
یہ وقت نہایت موزوں ہے اس وقت کی قدر و قیمت ہے

سامان، طرب افزائی کے، انداز و بیاں سے باہر ہیں
نوشاہ تیری کیا عظمت ہے نوشاہ تیری کیا قسمت ہے

اے اہل بزم توجہ دو، نوشاہ کے دل کی بات سنو!
شادی کا سماں ماشاءاللہ ہر دل میں خوشی کی جنت ہے

نوشاہ کے سر سہرا دیکھا ماں باپ کی طالب نظروں نے
امیدوں کے گلشن مہکے ارشدؔ یہ خدا کی رحمت ہے

سہرا غزل

آرائش چمن

اڑا کے رنگت آرائش چمن سہرا
لبھا رہا ہے سر بزم سب کا من سہرا

نگاہیں صورتِ پروانہ ہو رہی ہیں فدا
ہے انجمن کے لئے شمع انجمن سہرا

اتر گئیں ہیں اداؤں کی بجلیاں دل میں
دکھا رہا ہے عجب چلبلا چلن سہرا

نکھر گیا گلوں کا شباب محفل میں
ہے گل رخوں کی نگاہوں میں گل بدن سہرا

اثر نہ ہوگا زمانہ کی چشم بد بیں کا
کہ ہے حفاظت نوشہ بہ جان وتن سہرا

ہر ایک پھول دمکتا ہے آفتاب ایسا
ہے آب وتاب میں مثل دریمن سہرا

اڑا کے خاکہ سپاہی کی کج ادائی کا
دکھائی دیتا ہے یکتائے بانکپن سہرا

سہرا غزل

سنہرا سورج

خوشی کے سمندر کی موجوں کا لہرا
اے نوشہ مبارک ہو تجھ کو یہ سہرا

یہ ہے اس کی زرین شوکت کا عالم
کہ سورج نظر آ رہا ہے سنہرا

ضرورت تھی گلزارِ شادی میں جس کی
نظر آ رہا ہے وہی رنگ گہرا

پئے چشمِ بد ہیں یہ سہرے کی لڑیاں
ہے نوشاہ کے سر پہ تشکیل پہرا

عجب شان ہے اس کی نیرنگیوں کی
کہ رشکِ پرستان ہے اس کا چہرا

عجب ہے کشش اس کی نظارگی میں
نظر سے گذر کر ہر اک دل میں ٹھہرا

یہ سہرا سخن کا کرشمہ ہے ارشدؔ
اسے دیکھے اندھا، سنے اس کو بہرا

دُرِ شاہوار

ہما خوبل

بڑا حسین بڑا آبدار ہے سہرا
تجلیوں کا عجب شاہکار ہے سہرا

نثار ہوگیا نوشہ یہ تیرے قدموں پر
تیری حیات کا رنگیں وقار ہے سہرا

کمالِ حسن سے اپنا لیا ہر ایک دل کو
برائے بزم، مسرت شعار ہے سہرا

بدست قدر ہوئی اس کی حسن افزائی
برنگ شوق سراپا بہار ہے سہرا

یہی وہ وقت ہے جس کی امید تھی اس کو
اسی امید سے اب آشکار ہے سہرا

نگاہیں کیوں نہ تصدق ہوں اس کے جلوؤں پر
چمک دمک میں درِ شاہوار ہے سہرا

مخالفین کو شرمندگی ہوئی ارشدؔ
سمجھ گئے وہ بڑا شاندار ہے سہرا

سہرا غزل

چہرے کے نظارے

گلزار مہکتا ہے نوشہ، ترے پیارے پیارے سہرے میں
واللہ چمکتے ہیں تیرے چہرے کے نظارے سہرے میں

سہرے کا لباس دو رنگی ہر عقل و خرد سے باہر ہے
ہر ایک نظر کو حیرت ہے گل ہیں کہ ستارے سہرے میں

نوشاہ کی دل جوئی کے لئے نوشاہ کی خوش خوئی کے لئے
پھولوں کے سوا ہے عطروں کی خوشبو کے گذارے سہرے میں

ہوتا نہیں بد نظری کا اثر، کٹ جاتا ہے ہر ایک سحر
کچھ ایسے دکھائی دیتے ہیں تاثیر کے آرے سہرے میں

محفل کی نگاہیں اے ارشدؔ راغب نہ ہوں کیوں سہرے کی طرف
امید کے جلوؤں کے دل کش اڑتے ہیں فوارے سہرے میں

تعبیر خواب

ہما اجمل

نوشہ تجھے مبارک صد آب و تاب سہرا
ہے ماہتاب سہرا ہے آفتاب سہرا

ہر پھول سے عیاں ہے صلِ علیٰ کا جلوہ
تحفہ درود کا ہے حسن المآب سہرا

نوشہ کے دل کا مقصد تم جانتے ہو کیا ہے؟
نظروں کے سامنے ہے تعبیر خواب سہرا

شادی کی بزم خنداں تسخیر ہوگئی ہے
ہے دلربائیوں میں کیا لاجواب سہرا

ناز و ادا کی بجلی ہر سو چمک رہی ہے
جھک جھک کے دیکھتا ہے ہر شیخ و شاب سہرا

حسن چمک دمک میں ہر طرح سے ہے یکتا
رکھتا نہیں ہے اپنا کوئی جواب سہرا

کیف نشاط اس کو لہرا رہا ہے ارشدؔ
مستانہ ہے بے مثالِ مستِ شراب سہرا

سہرا غزل

تیغِ براں

شادی کا منور سورج ہے خوشیوں کا مہِ تاباں سہرا
اللہ مبارک تجھ کو کرے نوشاہ تیرا ارماں سہرا

احساسِ پدر بھی مدت سے مشتاق تھا جس کے جلوے کا
دکھلایا فضل خالق نے فرزند کا صد ارماں سہرا

اے والد دختر تم کو بھی تھی جس کی تمنا جس کی خوشی
ہے پیشِ نظر داماد کے سر واللہ وہی رخشاں سہرا

غنچے ہیں گل بھی پیچک بھی پینے بھی ہیرے موتی بھی
نیرنگِ چمن ہے رشکِ چمن پریوں حوروں کی جاں سہرا

لہراتی ہوئی لڑیاں اس کی البیلے ناچ دکھاتی ہیں
راجہ اِندر کے اکھاڑے کی پریوں کا بھی سلطاں سہرا

ہے چہرۂ نوشہ پر مقنع نظر بد بیں کا نہیں خطرہ
ہر طرح حفاظت کی خاطر سر تا پا ہوا قرباں سہرا

خطروں سے بچے دولہا دولہن یارب یہ دعائے ارشدؔ ہے
ہر ایک برائی کو کاٹے مثل تیغ براں سہرا

سہرا خوانی

سہرا خوانی کی انجمن میں جب منہ سے رنگین سخن نکلتے ہیں
سن کے میرے عدو بجائے خوشی آج نارِ حسد سے جلتے ہیں

خاکہ دولہا کے روئے روشن کا دیکھتے ہی اتار لیتا ہوں
حسنِ نقاشی ہے مری فطرت نوری سانچے میں شعر ڈھلتے ہیں

جن کو نفرت تھی تجھ سے اے نوشہ وہ محبت بھری نگاہوں سے
تیرے سہرے کے رنگِ موزوں سے رنگ رلیوں کی چال چلتے ہیں

ہیں یہ شادی کے رنگیں افسانے یا شگفتہ سخن کے دردانے
یہ مسرت کے پھول جھڑتے ہیں یا کہ لعل و گہر نکلتے ہیں

حسبِ ارمان حق نے دکھلایا سہرا نوشہ کے روئے روشن پر
اماں ابا کے، بھائی بہنوں کے دل خوشی کے سبب اچھلتے ہیں

سہرا غزل

مہتاب کا خاکہ

واللہ کیا خوشنما، نوشہ ترا سہرا بنا
ہر ناظر اس کو دیکھ کر مائل ہوا شیدا بنا

لڑیوں کے رنگین حسن پر ہوتا ہے پریوں کا گماں
کہتا ہے ہر اہلِ نظر کیا خوب کیا اچھا بنا

صل علیٰ در انجمن دکھلا کے اپنا جگمگا
نوشاہ یہ سہرا ترا مہتاب کا خاکہ بنا

اپنے تو اپنے ہیں مگر غیروں کے دل بھی خوش ہوئے
سہرے کا منظر خوشنما ہر آنکھ کا تارا بنا

ماں باپ خویش اقرباء رسم طرب سے شاد ہیں
موزوں نکاح خیر کا یہ سہرۂ زیبا بنا

سہرے کی آرائش ہوئی محفل کی زیبائش ہوئی
ارشد ترا سہرا اک سخن مثلِ درِ یکتا بنا

حسن کی دولت

ہو مبارک تجھے نوشہ یہ مسرت سہرا
کہ ترے چہرۂ زیبا کی ہے زینت سہرا

بانٹنے آیا تجلائے مبارکبادی
جشن زریں میں لئے حسن کی دولت سہرا

سب سے نوشاہ کے ہمراہ ملا جاتا ہے
دیکھئے بزم میں ہے بزم کی چاہت سہرا

چشم و دل کیوں نہ ہوں مشتاقِ زیارت اس کے
دل کی فرحت ہے نگاہوں کی بصارت سہرا

بخت نوشاہ اسے حاصل ہوئی عظمت اس کو
بن گیا اوج پہ یکتائے فضیلت سہرا

اس کی ہر خوبی ہے حیرت کا نظارا ارشدؔ
کہ نظر آتا ہے آئینۂ حیرت سہرا

سہرا غزل

اظہار تشکر

یا الٰہی ترا لطف و احسان ہے آج حق ولدیت کا ادا ہو گیا
شان و شوکت سے شادی پسر کی ہوئی منکشف ہر درِ مدعا ہو گیا

دیپ ارمان و حسرت کے جلنے لگے دل مسرت سے بے حد اچھلنے لگے
بزمِ شادی کے جلوے نظر آ گئے حلقۂ بزم رونق فزا ہو گیا

جس نے دیکھا وہ سو دل سے شیدا ہوا، منظر شادمانی ہویدا ہوا
ترا سہرا یہ اے نوشۂ دلربا، دلربا دلربا دلربا ہو گیا

پھول دلکش یہ سہرے کی لڑیوں کے ہیں یا کھلونے تمنا کی گڑیوں کے ہیں
اس کی نیرنگیاں ہیں عجیب خوبرو یہ نظارا تحیر نما ہو گیا

دل کشا زندگی کی منور گھڑی، دولہا دولہن کو قسمت سے حاصل ہوئی
گلشن دل میں آئی بہارِ طرب دور افسردگی کا ہوا ہو گیا

ہو مبارک مسرت کا تحفہ تجھے فضل حق نے بنایا ہے نوشہ تجھے
آج فرحت سے ارشدؔ کے ہاتھ اٹھ گئے آج تو نونہالِ دعا ہو گیا

ہمسر اقبال

پیار کی بہار

صبح کا نکھار ہے سہرا
شام کا سنگار ہے سہرا

نفرتوں کے خارزار میں
پیار کی بہار ہے سہرا

بے قرار دل کے واسطے
بے بہا قرار ہے سہرا

نوشۂ عالی کے حسن پر
دیکھئے نثار ہے سہرا

مسکرا رہے ہیں اشک بھی
کیسا آبدار ہے سہرا

جگمگا رہی ہیں نگاہیں
جیسے گہر بار ہے سہرا

دلہا دلہن کے ملاپ کا
ارشدؔ انتظار ہے سرا

بحرا غزل

نظروں کا اجالا

سہرے تو بہت دیکھے ہم نے یہ سب سے نرالا سہرا ہے
کہتی ہے زبانِ دل کی خوشی نظروں کا اجالا سہرا ہے

لہراتے ہوئے اٹھلاتے ہوئے نوشہ سے لپٹ جاتا ہے یہ
اندازِ محبت دکھلا کر یہ چاہنے والا سہرا ہے

مانند قمر حلقہ کی طرح، ظاہر ہے جبین نوشہ سے
سلطانِ زماں از روئے خوشی یہ بہتر و بالا سہرا ہے

کیا ہوگا نگاہِ بد کا اثر نوشاہ کے چاند سے چہرے پر
ہر شر کو دفع کرنے کے لئے ہر خیر کا ہالا سہرا ہے

محبوب ہے اس کی ہر خوبی دکھلا کے ادائے محبوبی
مقنع کے دشالے کی زینت پھولوں کا دشالا سہرا ہے

ہر ایک کا دل ہر اک کی نظر، اپنایا گیا اپنائی گئی
تسخیر نشاں، صد ناز و ادا، پیارا متوالا سہرا ہے

شادی ہو مبارک اے نوشہ، ارشدؔ یہ کمالِ شادی ہے
شادی کا خلاصہ سہرا ہے شادی کا حوالا سہرا ہے

سہرا غزل

رشکِ چمن

ہے سلطانِ مسرت دافعِ رنج و محن سہرا
برائے انجمن ہے آج زیبِ انجمن سہرا

ہے کیا ہی خوشنما بافضلِ ربِّ ذوالمنن سہرا
بھلا معلوم ہوتا ہے لبھا لیتا ہے من سہرا

کچھ اس انداز سے آئی بہاریں بزمِ شادی میں
کہ بہرِ بلبلِ دل بن گیا رشکِ چمن سہرا

حسینوں کی ادا ہے یا ادائے دلبری اس کی
نگاہوں کی کماں ہے یا کہ طرزِ بانکپن سہرا

نظر آئی جو اس کو مسکراہٹ بختِ نوشہ کی
عجوبہ بن گیا غیرتِ دہِ چرخِ کہن سہرا

حسیں لڑیوں کی لہروں سے چمکتا ہے دمکتا ہے
دکھائی دیتا ہے نظارۂ گنگ و جمن سہرا

سراپا جھک گیا نوشاہ کے قدموں پہ اے ارشدؔ
ادب سے پیش کرتا ہے محبت کا چلن سہرا

سہرا غزل

یکتائے ضیا باری

ہے محفل شادی میں انوارِ نظر سہرا
نوشاہ کی قسمت کا خورشید و قمر سہرا

ہر پھول کی رنگت ہے یکتائے ضیا باری
ہے بادشہِ خوبی بے لعل و گہر سہرا

اے باغباں تجھ سے یہ حاصل ہے عروج اس کو
نازاں ہے مسرت سے نوشاہ کے سر سہرا

ہر شخص کو پیارا ہے یہ بیل کے ہاتھوں سے
انمول بنا ایسا با دولت و زر سہرا

کیا اس کا نظارا ہے کافور ہے غم جس سے
گویا نظر آتا ہے راحت کی سحر سہرا

آداب و سلامی سے ہے ربط اسے ایسا
لے جاتا ہے دولہا کو ہر فرد کے گھر سہرا

دنیا کی نظر اس پر مائل نہ ہو کیوں ارشدؔ
تسخیر کا رکھتا ہے انداز و اثر سہرا

سہرا غزل

انقلاب ہے سہرا

چاند ہے رخِ نوشہ آفتاب ہے سہرا
بے مثال ہے دولہا، لاجواب ہے سہرا

جس کے سارے لفظوں کا صرف پیار ہے مطلب
مکتبِ محبت کی وہ کتاب ہے سہرا

رونما ہے نظروں سے آرزو جوانی کی
کس قدر سرِ محفل پرشباب ہے سہرا

حاسدوں کے دل میں جو کروٹیں بدلتے تھے
ان سبھی سوالوں کا اک جواب ہے سہرا

خواہشوں کے جلوؤں کا اتفاق راس آئے
دو دلوں کی دنیا کا انقلاب ہے سہرا

بزمِ شادمانی میں ہر نظر یہ کہتی ہے
منتخب نگاہوں کا انتخاب ہے سہرا

قدر کی زبانوں سے شعر و فن کے متوالے
کہہ رہے ہیں لوگ ارشد کامیاب ہے سہرا

سہرا غزل

فرح کے سلسلے

فرح کے سلسلے ہیں سہرے میں
فضلِ حق کے صلے ہیں سہرے میں

جن کے ارماں تھے سہرا دیکھیں گے
آج وہ دل ملے ہیں سہرے میں

دولہا دولہن کی شادمانی کے
بے بہا گل کھلے ہیں سہرے میں

دیکھئے تو مخالفوں کا نچوڑ
ان کے شکوے گلے ہیں سہرے میں

رحمتِ رب کا فیض ہے ارشدؔ
منحرف دل ملے ہیں سہرے میں

مسرت کا طور

نظر کا نور ہے دل کا سرور ہے سہرا
پری جمال ہے رونق کی حور ہے سہرا

ادب سے جھک گیا نوشہ یہ تیرے قدموں پر
بڑا ادیب بڑا باشعور ہے سہرا

برائے رسمِ محبت بنائی دل میں جگہ
جوابِ منظرِ حور و قصور ہے سہرا

کوئی بتائے تو کس دل کو یہ نہیں پیارا
کہاں مقامِ مسرت سے دور ہے سہرا

بیان کیا کرے ارشدؔ چمک دمک اس کی
تجلیاتِ مسرت کا طور ہے سہرا

سہرا غزل

محبت کا پیامی سہرا

نوشۂ بزمِ مسرت کا سلامی سہرا
تجھ کو اللہ مبارک کرے نامی سہرا

ناز و انداز و ادا وجہِ قدم بوسی ہے
جن کی کرتا ہے بصد شوق غلامی سہرا

پیار سے جھومتا ہے مست قلندر کی طرح
کیسا پیارا ہے محبت کا پیامی سہرا

قیس و لیلیٰ کی طرح مل گئی شہرت اس کو
بن گیا لائق مسرور کلامی سہرا

کیوں نہ کثرت سے ہو اظہارِ مبارکبادی
زیورِ حسن میں رکھتا نہیں خامی سہرا

اس کی ہر خوبی پہ مائل ہے دلِ ارشد بھی
تیری قسمت کا دل افروز گرامی سہرا

سہرا غزل

خوبرو سہرا

طرح طرح کے گلوں کا یہ رنگ و بو سہرا
ہو مبارک تجھے نوشاہ خوبرو سہرا

سرور و کیف سے مستی سی چھا گئی سب پر
پلا رہا ہے سرِ بزم بے سبو سہرا

جھکا ہوا ہے نوشاہ با سلام و ادب
بنا ہے لائق اعزاز و آبرو سہرا

ہیں جس سے شمس و قمر منفعل، ستارے خجل
ہے روشن اس طرح محفل کے روبرو سہرا

کوئی حسین زمانہ جچے نگاہ میں کیوں
کہ شاہِ خوبی ہے با حسن و آبرو سہرا

ملی وہ عزت و وقعت جبین نوشہ سے
نہ اب کرے گا کوئی فکر و جستجو سہرا

پیامِ تہنیت ارشد سنایئے سب کو
کہ سن کے شاد ہو ہر اہلِ آرزو سہرا

بحر ۱۲ گیت

خوش اسلوب سہرا

کتنا اچھا، کتنا خوب ہے پیارا سہرا
پیارے نوشہ کو محبوب ہے پیارا سہرا

شادی کے اسباب مبارک زریں آب و تاب
ہیچ نہ کیوں ہو اس کے آگے ہیروں کی بھی آب
شان و شوکت سے منسوب ہے پیارا سہرا

باراتی بھی شاد ہوئے ماں باپ کے دل بھی شاد
سب کے دل میں ہونے لگی ہے خوشیوں کی ایجاد
سبحان اللہ کیا مرغوب ہے پیارا سہرا

مجموعہ ہے شانِ ادب کا سر تا پا ہے سلام
روئے خوشی سے گرماتا ہے قلب خاص و عام
ارشدؔ کیسا خوش اسلوب ہے پیارا سہرا

ہم سا ایت

سہرے کی نیرنگیاں

آج مٹی ہے مٹی ہے تیری بیکلی
نوشاہ کھلی تیرے دل کی کلی

پھول خوشی سے اٹھلاتے ہیں کلیاں بل کھائے، لڑیاں لہرائے
جب جب جھونکے مست ہوا کے، لہراتے آئے، گل ناچ دکھائے
کلی کلی ہے پری یوں رقص کناں
اندر کا راجہ بنا نوشاہ میاں
آج مٹی ہے مٹی ہے تیری بیکلی

پھول پھول کے لب پہ ہنسی ہے، کلی کلی مسکائے، مسرور فضا ہے
پیچک کے تاروں کی ہلچل ہمیں روپ دکھائے، مخمور ادا ہے
جھل جھل جھل جھل کرے پیچک کی چمک
جگمگ جگمگ کرے پنوں کی دمک
آج مٹی ہے مٹی ہے تیری بیکلی

آئی چمن کی ملکہ بھی دیدار ترا کرنے، خوشبو بکھرائے
رنگ و بو کے لائی براتی تجھ پہ فدا کرنے محفل مہکائے
کیف نشیں ہے فضا کیا بات تری
مقصد دل یوں ملا کیا بات تری
آج مٹی ہے مٹی ہے تیری بیکلی

مدت سے تھا جس کے لئے تو بیکل اے نوشہ، یہ وقت وہی ہے
دامانِ ارمان میں آیا خوشیوں کا جلوہ، کیا بات بنی ہے
کھل گیا کھل گیا تری خوشیوں کا چمن
کیوں نہ بتا دل ترا ہو جائے مگن
آج مٹی ہے مٹی ہے تیری بیکلی

بنی، بنے کی حشر تلک یوں بنی رہے مولا، ارشدؔ کی دعا ہے
شاد رہے آباد رہے تا عمر تیرا جوڑا، ارشدؔ کی دعا ہے
تیری خوشی کا چمن اجڑے نہ کبھی
پھولے پھلے ہر گھڑی امید تیری
آج مٹی ہے مٹی ہے تیری بیکلی

بسرا ایجٹ

شہکار سہرا

کتنا حسین ہے پُر بہار سہرا
آبدار سہرا ہے زرنگار سہرا

نظر آ گیا جلوۂ خوشنمائی
خوشی سے تمنائے دل جگمگائی
ہوا روئے نوشہ پہ بلہار سہرا
کتنا حسین ہے پُر بہار سہرا

ضیاء کیا حلقۂ انجمن ہے
کہ سہرا کا ہر پھول رشکِ چمن ہے
نظر آ رہا ہے گہر بار سہرا
کتنا حسین ہے پُر بہار سہرا

عجب دلنشیں ہے زمانہ خوشی کا
یہ منظر ہے ارشدؔ نئی زندگی کا
ہے نوشہ کی فرحت کا شہکار سہرا
کتنا حسین ہے پُر بہار سہرا

سہرا گیت

سہرۂ مطلوب

بحمد اللہ پہلو میں دلِ مرغوب آیا ہے
کہ اب نوشاہ کے سر سہرۂ مطلوب آیا ہے

یہ فضل حق نہیں تو کیا کہ ہر شئے پر جوانی ہے
رخِ نوشہ کا منظر آفتابِ شادمانی ہے
خوشا اے بخت خوشیوں کا زمانہ خوب آیا ہے
بحمد اللہ پہلو میں دلِ مرغوب آیا ہے

کہ تحفے اہلِ الفت اب بہ رغبت پیش کرتے ہیں
پئے نوشہ گل و چادر بہ شفقت پیش کرتے ہیں
ترقی پر عروجِ نوشۂ محبوب آیا ہے
بحمد اللہ پہلو میں دلِ مرغوب آیا ہے

تیری طبع رواں عالی تیرے اشعار ہیں چیدا
ترا ذہن رسا خوش تر تیرا ہر حرف سنجیدا
پسند ارشدؔ ترا ہر اک کو خوش اسلوب آیا ہے
بحمد اللہ پہلو میں دلِ مرغوب آیا ہے
کہ اب نوشاہ کے سر سہرۂ مطلوب آیا ہے

منظرِ شادمانی

دیکھا اے نوشہ خوبرو

رنگ لائی تیری آرزو، آرزو، رنگ لائی تیری آرزو

غیرتِ رنگِ چمن　　تیرے سہرے کی پھبن

سر بہ سر بلبلِ دل　　ہو گیا آج مگن

مرحبا صل علیٰ　　مدعا دل کا ملا

آج اے نوشہ ترا　　گل امید کھلا

منظرِ شمس و قمر　　نوشۂ عالی گہر

شاد ہے محفل میں　　اہلِ دل، اہلِ نظر

نور ہی نور ہے چار سو

رنگ لائی تری آرزو، آرزو، رنگ لائی تیری آرزو

اقربا، شاد ہوئے　　رنج، برباد ہوئے
یعنی انوارِ خوشی　　دل میں آباد ہوئے
انجمن کی خلعت　　ہے خوشی کی جنت
کیوں نہ حساد جلے　　دیکھ کے یہ شوکت
خوب آرائش ہے　　خوب زیبائش ہے
منظرِ لطف و خوشی　　غیرت تابش ہے

سن لے ارشدؔ کی یہ گفتگو
رنگ لائی تیری آرزو، آرزو، رنگ لائی تیری آرزو

ہسرا ئیت

روشن سحر

امیدِ دلی آج بر آ گئی
کہ شادی کی محفل نظر آ گئی
لبوں پر تبسم دلوں میں خوشی
سہانی گھڑی سر بہ سر آ گئی

زیب و زینت، شان و شوکت، محفل کو گرماتی ہے
وقت کی سندر شہزادی خوشیوں کے ترانے گاتی ہے
مسرت کی روشن سحر آ گئی
امیدِ دلی آج بر آ گئی

فضل خدا سے شادی مبارک، تجھ کو اے نوشاہ میاں
سہرۂ موزوں دیکھ کے تیرا، شاد ہوا دل سب کا یہاں
تمنائے ارشدؔ بھی بر آ گئی
امیدِ دلی آج بر آ گئی

سہرا گیت

عجیب تر سہرا

آج نوشاہ تیرے سر سہرا　　بن گیا ثانیٔ قمر سہرا
ہے حبیب دل و نظر سہرا

شادی کی انجمن سجائی گئی　　چادرِ چاندنی بچھائی گئی
دیکھئے رشکِ سیم و زر سہرا

ایسا یکتا ہے شان و شوکت میں　　اہلِ محفل ہے اس سے حیرت میں
آئینہ سا عجیب تر سہرا

دل سے دلدار ہوا جاتا ہے　　تجھ پہ بلہار ہوا جاتا ہے
مست کی طرح جھوم کر سہرا

ناز و انداز سے اداؤں سے　　دل میں گھر کر رہا وفاؤں سے
کیا موثر ہے پر اثر سہرا

سینکڑوں خوبیوں کا زیور ہے　　مہر و مہ کی طرح منور ہے
غیرتِ جوہر و گہر سہرا

پیارا، ارشد کا حسن مسلک ہو　　پیارے نوشہ تجھے مبارک ہو
دل کے ارمان کا ثمر سہرا

ہما ایمت

آنکھوں کا تارا

کھلی خوشیوں کی کلیاں
مچی رنگ رلیاں
ایسا پیارا ہے خوش رنگ سہرا
سب کی آنکھوں کا تارا ہے سہرا
چینچل، نٹ کھٹ پھول مکھوں کو
حسن و شباب اور مست ادا کو
بولا یہی جس نے دیکھا ہے اس کو
گدگداتا نظارا ہے سہرا
سب کی آنکھوں کا تارا ہے سہرا

اپنے کیا شیدا ہیں پرائے
اس کے نظارے سب کو بھائے
بولا یہی جس نے دیکھا ہے اس کو
خوشنمائی میں نیارا ہے سہرا
سب کی آنکھوں کا تارا ہے سہرا
سب کے دلوں میں اس کی تمنا
سب کی خوشی نے اس کو چاہا
بولا یہی جس نے دیکھا ہے اس کو
ہر خوشی کا دلارا ہے سہرا
سب کی آنکھوں کا تارا ہے سہرا
روزِ ابد تک دولہا دولہن پر
ارشدؔ ہو یوں رحمتِ اکبر
جوں شگفتہ نظارا ہے سہرا
سب کی آنکھوں کا تارا ہے سہرا

بلہار سہرا

اے نوشہ ترا کیسا دلدار سہرا
ہوا سو خوشی تجھ پہ بلہار سہرا

بہن بھائی ماں باپ، بھی شادماں ہیں
تمنا کے سب پر مقاصد عیاں ہیں
بنا ہر مسرت کا اخبار سہرا

سہانی گھڑی ہے سہانا سماں ہے
مسرت سے مسرور پیر و جواں ہے
ہے بخت مسرت کا سردار سہرا

ذرا دیکھو اس کی لچکدار لڑیاں
سنور کر مچلنے لگیں جیسے پریاں
بنا ہے محبت کا سنگار سہرا

بچاتا ہے ہر چشم بدبیں سے ارشدؔ
محافظ ہے تیرا حمایت کی ہے حد
اے نوشاہ تیرا مددگار سہرا

ہسرا بہجت

عجب سہرا

بحسن و ادا و ادب سہرا
عجب ہے عجب ہے عجب سہرا

دولہے کا چہرہ پُر نور پیارا پیارا ہے   جبیں کا حسن مثالِ قطب ستارا ہے
ہوا ظہور امیدوں کی کامیابی کا   برائے عقد بڑا خوشنما نظارا ہے
بڑا پُر ضیاء پُر طرب سہرا

دکھا کے منظرِ راز و نیاز سہرے میں   چھپا ہوا ہے کوئی دلنواز سہرے میں
مثالِ آئینہ تصویر، دلربائی کی   عیاں ہے جلوۂ بندہ نواز سہرے میں
انوکھا ہے زریں طلب سہرا

زہے نصیب پہن کر لباسِ شاہانہ　　طرب سے نوشہ موزوں بنا ہے مستانہ
عجیب طرزِ کشش ہے جمالِ نوشہ کی　　نثار ہو گیا نوشہ پہ شکل پروانہ
چاند سے چہرے کا منتخب سہرا

بکمن رقص سر انجمن بہار آئی　　فضا میں گونج رہی ہے خوشی کی شہنائی
وفورِ شوق سے غنچے کھلے مسرت کے　　جھلک رہی ہے شبابِ چمن کی رعنائی
زرنگاری کا یکتا سبب سہرا

حسین طشت میں بھر بھر کے گوہر غلطاں　　نثار کرتے ہیں نوشہ کے اقرباء فرحاں
جدید شان ہے ارشدؔ یہ شادمانی کی　　لبھاتے ہیں دلِ محفل کو منظرِ شاداں
غضب ہے غضب ہے غضب سہرا
عجب ہے عجب ہے عجب سہرا

سہرا گیت

سہرا پیارا

نوشہ مبارک ہو امیدوں کا نظارا، سہرا ہے پیارا
اوج پہ آیا ہے تیرے بخت کا تارا، سہرا ہے پیارا

بزم پہ چھایا ہے عجب رنگِ بہاری
ساعت موزوں بھی نہایت ہی ہے پیاری
دور مبارک ہے چمکتا ہوا تارا، سہرا ہے پیارا

حسن مسرت سے ہوا ہو گئی الجھن
یارنما بن گئے نوشہ تیرے دشمن
خالق نے ترے بگڑے مقدر کو سنوارا، سہرا ہے پیارا

اے ارشدؔ خوش تر یہ گھڑی کیا ہے سہانی
شادی کی مسرت بنی موجوں کی روانی
یوں مل گیا فرحت کے سمندر کا کنارا، سہرا ہے پیارا

تقدیر کا سہرا

نوشاہ تیری چاند سی تصویر کا سہرا
ہو تجھ کو مبارک تیری تقدیر کا سہرا

کرتے ہیں براتی بہ خوشی بیل اتارے   مجبور لیے لیتے ہیں مجبوری کے مارے
سلطان بنا حسن کی جاگیر کا سہرا

اِس کو بھی ہے مرغوب تو اس کو بھی ہے مرغوب   محبوب ہے کچھ ایسا کہ ہر دل کو ہے محبوب
کیا خوب ہے گلچیں تیری تدبیر کا سہرا

محبوبِ نظر کیوں نہ ہو شادی کے عجوبے   سرشاریٔ ارمان کے انوار میں ڈوبے
ہے خوب ہر اک حسن کی تفسیر کا سہرا

ہر پردۂ زریں پہ ہے گل بوٹوں کا نقشہ آتا ہے نظر، تاج محل شادی کا منڈوا
ہے اوج پہ کیا چہرۂ تنویر کا سہرا

ہر شخص کو محبوب ہے ہر شخص کو پیارا شادی کے زمانے میں ہے ہر آنکھ کا تارا
نادار کا ہو یا کہ کسی میر کا سہرا

خوش تو نہیں حساد حسد سے ہی جلیں گے یہ بھی ہے مناسب کفِ افسوس ملیں گے
نوشاہ کے سر دیکھ کے توقیر کا سہرا

احباب و اقارب کی امیدیں ہوئیں پوری ارشدؔ وہ گھڑی خالق اکبر نے دکھا دی
خوش ہوتے ہیں سب دیکھ کے تاثیر کا سہرا

ہما ایجت

خوشیوں کا افسر سہرا

شادی کا زیور سہرا
خوشیوں کا افسر سہرا
نوشاہ کے سر سہرا
کہ کتنا حسیں ہے
نوشاہ کے سر سہرا
رونق بڑھانے والا
دل کو لبھانے والا

خوش منظر نظروں میں سمائے	شاد ہوئے سب اپنے پرائے
مٹ گیا دورِ نا امیدی	مقصد دل سب کے بر آئے
محفل کی زیب زینت	بزمِ خوشی کی دولت

نوشاہ کے سر سہرا
کہ کتنا حسیں ہے

چمکیلے پھولوں کے نظارے دیکھ کے پھیکے پڑ گئے تارے
بزمِ خوشی کے ہیں چمکارے آرزو ارماں پیارے پیارے
عرشِ خوشی کا تارا کیوں نہ ہو سب کو پیارا
نوشاہ کے سر سہرا
کہ کتنا حسیں ہے
خالق عالم دلہا دلہن کا خوش رہے دائم قائم جوڑا
ان بن کی تصویر نہ دیکھے ٹوٹے نہ رشتہ لطف و خوشی کا
سن لے دعائے ارشدؔ ہو جائے فتنوں کا رد

نوشاہ کے سر سہرا
کہ کتنا حسیں ہے

ہمسائیگت

فدا ہر دل ہے سہرے پر

فدا ہر چشم سہرے پر فدا ہر دل ہے سہرے پر
امیدوں کی تجلی کامہ کامل ہے سہرے پر

سرِ بارات، کیا بارش، مسرت کی برستی ہے
کہ جس کی آبداری سے منور شان ہستی ہے
خداوندِ جہاں، رحمت تری نازل ہے سہرے پر
فدا ہر چشم سہرے پر فدا ہر دل ہے سہرے پر

سمائے کیا نگاہوں میں چمکتے چاند اور تارے
حسیں سہرے کے جلوؤں سے نظر آتے ہیں سب پھیکے
سبھی کی طبع موزوں اس مائل ہے سہرے پر
فدا ہر چشم سہرے پر فدا ہر دل ہے سہرے پر

بیاں ہم کیا کریں ارشدؔ فسانہ اس کی خوبی کا
تحیر سے نہیں خالی کشش آمیز نظارا
کہ مائل شکل پروانہ، دلِ محفل ہے سہرے پر
فدا ہر چشم سہرے پر فدا ہر دل ہے سہرے پر

سہرا گیت

نذرِ تہنیت

آج نوشاہ جگمگایا ہے
کیا مقدر نے رنگ لایا ہے

رونق سہرا ہے تنویر تاج سے بہتر
کھینچ لایا ہے کوئی شام اودھ کا منظر

حسنِ کشمیر مسکرایا ہے
کیا مقدر نے رنگ لایا ہے

وہ تیرا حسن کہ جس کا کوئی جواب نہیں
دیکھ لے تجھ کو یہ خورشید میں بھی تاب نہیں

ذرّے ذرّے نے نور پایا ہے
کیا مقدر نے رنگ لایا ہے

ناز و انداز و ادا شوخیوں والا سہرا
باادب تجھ کو اے نوشاہ مل گیا سہرا

تیرے قدموں پہ سر جھکایا ہے
کیا مقدر نے رنگ لایا ہے

ساتھ میں لایا ہے تازہ بہار سہرے نے
کام کیا خوب کیا آبدار سہرے نے
دشمنوں کو ترے شرمایا ہے
کیا مقدر نے رنگ لایا ہے

ناز و انداز و ادا، شوخ نازنینوں کے
دل تڑپتے ہیں مچلتے ہیں مہ جبینوں کے
حسن کیا تو نے آج پایا ہے
کیا مقدر نے رنگ لایا ہے

پیش کرتا ہے یہ ارشد بھی مبارکبادی
ہو مبارک تجھے نوشاہ ساعت شادی
خوش نصیبی کا دور آیا ہے
کیا مقدر نے رنگ لایا ہے

سہرا اور نوشہ

سورج کی جھل جھل کا جلوہ ہے سہرا، نوشہ کا چہرا ہلال
چاندی ہے نوشا تو سونا ہے سہرا، دونوں کے دونوں بے مثال

ٹھنڈی ہواؤں کی لہروں میں چھم چھم
گونجے ہے دلکش ترنم میں سرگم
سب کی نگاہوں میں مدہوش عالم
مست خوشی میں تھرکتا ہے سہرا، نوشہ کی متوالی چال

لڑیوں میں ہر پھول، کلیوں کو چومے
چنچل پون کے اشاروں پہ جھومے
ہنس ہنس کے غنچے اداؤں سے گھومے
الفت کا دلکش نمونہ ہے سہرا، بکھرا ہے پیار کا جمال

زرین چمک کے تاروں کا منظر
جیسے فضا میں دمکتے ہیں گوہر
دل میں اترتے ہیں نظروں سے مل کر
انوار کا اک خزانہ ہے سہرا، نوشہ ہے مالک مثال

ماں باپ بھائی بہن اور اقارب
شادی کے منظر میں خوش ہیں مصاحب
مایوسیوں پر تمنا ہے غالب
سب کی مرادوں کا نقشہ ہے سہرا، چہروں کا مسرور حال

نوشہ پہ سہرا نچھاور ہے ایسے
رہتا محافظ کا برتاؤ جیسے
ارشدؔ بھی بولے نہ یہ بات کیسے
دعا دل سے نوشہ کو دیتا ہے سہرا، خوش رکھے ربُ الجلال

سہرا گیت

آرائش سہرا

یہ رنگ روپ یہ محفل یہ دل آویز نظارا
مدہوش دلوں کا عالم، مسرور ہے منظر سارا

لڑیوں کے پہلو میں الھڑ پھولوں کی ہلچل
پون دِوانی کھول رہی ہے کلیوں کے آنچل
غنچہ غنچہ مسکائے پھولوں کو کر کے اشارا
مدہوش دلوں کا عالم، مسرور ہے منظر سارا

زریں پتّوں سے کانپے ہے نین نین کا انگ
لڑیوں کے رنگ دار بدن سے پھوٹے ساتوں رنگ
جیسے چڑھتے سورج کی شیتل کرنوں کا دھارا
مدہوش دلوں کا عالم، مسرور ہے منظر سارا

جھوم رہی ہیں مست ہوا کی لہروں سے لڑیاں
پلٹ پلٹ کر دیکھ رہی ہیں پھولوں کو کلیاں
جیسے کومل پھولوں نے چنچل کلیوں کو پکارا
مدہوش دلوں کا عالم، مسرور ہے منظر سارا

لڑیوں کی ہر قوس قزح کے من موہک جلوے
چنچل کلیوں کے متوالے پھولوں میں جیسے
لگتا ہے روئے نوشہ گل پوش نظر کا تارا
مدہوش دلوں کا عالم، مسرور ہے منظر سارا

آج حقیقت میں بدلا ہے خوابوں کا نقشہ
راس آجائے تجھ کو نوشہ شفقت کا تحفہ
ماں باپ کے دل نے تجھ کو حسنِ الفت سے سنوارا
مدہوش دلوں کا عالم، مسرور ہے منظر سارا

سہرا گیت

سہرا بنا بے مثال

دل کا پیارا، آنکھ کا تارا، رنگیں جمال
تیرا سہرا بنا بے مثال

نوشہ مبارک سہرا یگانہ ۔۔۔ راس آیے خوشیوں کا زمانہ
سایہ فگن ہو تجھ پہ ہمیشہ ربُّ الجلال

پھولوں میں تاروں کی چمک ہے ۔۔۔ لڑیوں کا منظر بھی دھنک ہے
چہرۂ نوشہ گویا بنا ہے روشن ہلال

ناچ رہی ہیں چنچل کلیاں ۔۔۔ کرنے لگے ہیں گل رنگ رلیاں
چلتے ہیں جس سے سارے براتی متوالی چال

پھول خوشی سے جھوم رہے ہیں ۔۔۔ کلیوں کا مکھ چوم رہے ہیں
تجھ کو دکھانے وصل سے پہلے طرزِ وصال

بھائی بہن ماں باپ اقارب ۔۔۔ رسم خوشی سے خوش ہیں مصاحب
دل سے ہوئے برباد سراسر رنج و ملال

تیری دولہن تیری جوانی ۔۔۔ تیری خوشی کی صبح سہانی
فضل خدا اسے دیکھے نہ ارشد شکل زوال
تیرا سہرا بنا بے مثال

آہنگ نشاط

شمعِ بزمِ مسرت جلائی گئی
روشنی حسنِ جنت کی پائی گئی

بھر باراتِ نوشہ بڑی شان سے
چادرِ ماہتابی بچھائی گئی

کیا حسیں شامیانہ بنایا گیا
انجمن آسماں کی دکھائی گئی

بیل میں لعل وگوہر لٹائے گئے
آبداریٔ نوشہ بڑھائی گئی

لطفِ ماں باپ وجہِ تجلی بنا
شان فرزند کی جگمگائی گئی

ایسے دلکش ترنم سنائے گئے
وجد کی لہر محفل میں پائی گئی

ایسے لگتا ہے ارشدؔ خوشی کے لئے
شوکتِ باغِ جنت اڑائی گئی

سہرا نظم

سوغاتِ مسرت

رسمِ شادی، مسرت کی سوغات ہے
شاد نوشاہ کے ساتھ بارات ہے

یہ سہرا ہے نوشاہ کے سر کی زینت — بیاں کیا کروں بے بہا قدر و قیمت
فضائے مسرت سرِ بزم چھائی — ہے مسرور ہر اک بشر کی طبیعت
خوشی کے مناظر نظر آ رہے ہیں — ستارے نظر سے گرے جا رہے ہیں
اے نوشاہ یہ تیرے سہرے کی ضو سے — حسیں چاند تارے بھی شرما رہے ہیں
چھلکتے ہیں ساغر شرابِ خوشی کے — فنا ہو گئے نقش رنجیدگی کے
مبارک گھڑی ہے مبارک سماں ہے — ہر اک کی زباں پر یہی اک بیاں ہے

رسمِ شادی مسرت کی سوغات ہے
شاد نوشاہ کے ساتھ بارات ہے

جہانِ مسرت کے چمکانے والے تمنا کے نظارے دکھلانے والے
ضیاء بار ہے شیشۂ دل کی رونق ہیں پھیلے ہوئے چار جانب اجالے
نظر آرہی کہکشاں کی نمائش عجوبہ ہے سہرے کی لڑیوں کی تابش
تصدق ہے نوشاہ کے رخ پہ سہرا کہ دل میں نہ باقی رہی کوئی خواہش
مبارک ہو اے نوشۂ خوش مقدر یہ شادی کا سہرا یہ شادی کا منظر
علاوہ ازیں جملہ باراتیوں کو بفضل خدا تہنیت ہو میسر

حق سے ارشدؔ یہ میری مناجات ہے
شاد نوشاہ کے ساتھ بارات ہے

سہرے کے نظارے

دیکھو تو دکھائی دیتا ہے کیا زریں منظر سہرے پر
خورشید بھی اپنے جلوؤں کو کرتا ہے نچھاور سہرے پر

دنیائے مسرت کے منظر دنیا کو دکھاتا ہے سہرا
جھونکوں سے نسیم سحری کے فرحت کو لٹاتا ہے سہرا

انداز و ادا معشوقانہ ہر ایک لڑی سے ظاہر ہے
سہرے کے جمالِ رنگیں سے سہرے پہ فدا ہر ناظر ہے

فطرت کی مبارک نظروں نے ہر گل کو بنایا مستانہ
مستانہ اداؤں پر اس کی ہر بلبلِ دل ہے دیوانہ

دیکھو تو دکھائی دیتا ہے کیا نور کا منظر سہرے پر
بلبہار ہوئے جاتے ہیں سب افلاک کے اختر سہرے پر

شرمندہ ہیں تاروں کے جھومر آرائش بزمِ شادی سے
لڑتی ہیں نگاہیں سہرے کی ساعت کی حسیں شہزادی سے

ملتی ہے مسرت ہر دل میں نوشاہ کے طالعِ قسمت کی
پہنی ہے تجلی کی خلعت سہرے مبارک زینت کی

گلچیں کی طرح ارشدؔ ہم نے گلزارِ سخن کے پھول چنے
ہر پھول کی بہتر خوشبو سے حساد نے اپنے سر کو دھنے

دیکھو تو دکھائی دیتا ہے کیا زریں منظر سہرے پر
خورشید بھی اپنے جلووں کو کرتا ہے نچھاور سہرے پر

ظہور مسرت

حسن شادی کی خوشی دل میں نمایاں ہو گئی
غیرتِ شمس و قمر دنیائے ارماں ہو گئی
گلشن مطلوب میں آئی بہارِ دلربا
شانِ طالب، ثانیٔ لعل بدخشاں ہو گئی

دن جوانی کے ہیں ہر اک عید رب کے واسطے
شوق کے ارمان کے عیش و طرب کے واسطے
مل گیا نوشہ تجھے سہرا مبارک مل گیا
تو بڑا بے چین تھا اس کی طلب کے واسطے

عطر آگیں نوشۂ پرنور کا چہرا ہوا
جس کی خوشبو سے دماغِ بزم ہے مہکا ہوا
تو بنا دولہا ہوا فضلِ خدا تجھ کو نصیب
اے اخی روشن تری تقدیر کا تارا ہوا

تجھ پر مائل تجھ پہ صدقے عشرتِ لیل ونہار
کیوں نہ ہو کیونکر نہ ہو تو ہے نہایت شاندار
سر فرشتوں کے جھکے ترے ادب کے واسطے
آلِ آدم کیا بتاؤں میں ترا عز ووقار

سائباں ہے رب کا سایہ خاص تری ذات پر
ہے ترا احسانِ عالی ساری مخلوقات پر

سہرا قطعات

مسکراہٹ کے گل کھلاتا ہے
خوش نما ہے مزاج سہرے کا
آرزو آرزو ہوئی روشن
سرِ نوشہ پہ تاج سہرے کا

آج یوں مہکے پھول سہرے کے
غم ندارد ہوئے خوشی جاگی
کیا نظر، دل سے دل ملے ارشدؔ
رشتے ناطوں کی تازگی جاگی

برگ، گل، غنچے، تھرکتی لڑیاں
دلنشیں گلستاں نظر آیا
ہیرے موتی بھی سجے سہرے میں
فرش پر آسماں اتر آیا

کس قدر شادماں ہوا سہرا
پیش کر کے جمالِ یکجہتی
ہمہ اقسام کے گلوں کا ملن
بن گیا ہے مثالِ یکجہتی

حسنِ فرطِ نشاط کا عالم
رخ دمکتا ہے چمکتیں آنکھیں
دیکھتے ہیں بہار سہرے کی
دل ہمکتا ہے مہکتیں سانسیں

پھول ہر پھول غنچہ ہر غنچہ
جلوہ چاہت کی معنویت کا
صرف یہ دیکھنے کی چیز نہیں
سہرا احساس ہے محبت کا

سہرا قطعات

یوں نظاروں سے نغمگی پھوٹے
کیا عجب ہے کمال سہرے کا
متکلم ہوئی خموشی بھی
چاک داماں سل گئے سارے
چھائی ایسی بہار سہرے کی
رشتے رشتوں سے بغلگیر ہوئے
متبسم ہوئی اداسی بھی
بچھڑے بچھڑوں سے مل گئے سارے

کھل گئے غنچے آرزوؤں کے
تازہ احساس کی جلوہ باری
گل فشاں ہوگیا چہرا چہرا
خوش نما اہتمام ہے سہرا
دل منور نظر نظر رخشاں
زندگانی کا رخ بدلتا ہے
جلوۂ رشکِ گلستاں سہرا
عہدِ نو کا پیام ہے سہرا

معنویت کی دلکشا تفسیر
مسکرانے لگے ہیں آنسو بھی
زندگی کی کتاب ہے سہرا
شادمانی کی دید ہے سہرا
حسن عزم و عمل کی تبدیلی
ہوگئی اس پہ ہر خوشی قرباں
فکر کا انقلاب ہے سہرا
عید کیا جشنِ عید ہے سہرا

سہرا قطعات

ضوفشاں چشمِ طرب کے آنسو
کیا سماں ہے حسین سہرے میں
نذر، اختر ہوئے ہیں سہرے پر
غنچہ و گل کی رنگ رلیوں کا
کیوں نہ ہوگی نظر نظر بیتاب
اس طرح سے لڑی لڑی ڈولے
دل نچھاور ہوئے ہیں سہرے پر
جیسے جھومے ہجوم پریوں کا

مجتمع ہو گئے جیسے گلشن
جذبۂ شوق کی رواداری
رخِ نوشہ پہ یوں سجا سہرا
عشق راہوں کا حسن منزل کا
دلنشیں خواہشوں کا مظہر ہے
اور کیا چاہیے تجھے نوشہ
بن گیا دل کا آئینہ سہرا
بن گیا سہرا مدِ عادل کا

زندگی کے حسین خوابوں کی آرزو بار بار کرتے تھے
لمحیں وہ ختم ہو گئے سارے دل کو جو بیقرار کرتے تھے
سرخرو ہو گئی ہر اک امید رب کعبہ کی مہربانی سے
یہ وہی وقت ہے میاں نوشہ جس کا تم انتظار کرتے تھے

سہرا قطعات

میرے پیارے برادر سہرۂ زیبا مبارک ہو
بہ فضل حق تعالیٰ حسن کا تحفہ مبارک ہو
عزیز و اقرباء بھائی بہن اماں بھی کہتی ہے
میرے لختِ جگر خوشیوں کا گلدستہ مبارک ہو

حسین شادی کا ہر ایک منظر نایاب
زہے نصیب بنا ہد رشک مہر عالم تاب
بر آگئی ہیں امیدیں، امیدواروں کی
خدا کے فضل سے نوشہ بنا بہارِ شباب

چمن چمن میں بہار آئی
ہر اک شئے پر شباب آیا
مٹے ہیں صدمے رچی ہے شادی
کہ نوشہ لاجواب آیا

شادی کے گلستاں میں بہار آئی ہے
نیک ساعت یہ خداوند نے دکھلائی ہے
دیکھ کے چہرۂ نوشاہ پہ سہرے کی پھبن
اقربا خوش ہیں خوش ہر ایک تمنائی ہے

یہ سہرا روشنی میں نظر آرہا ہے یوں
لعل و گوہر کا جیسے خزانہ ہے دھوپ میں
ماں باپ بھائی بہن احباب و اقرباء
بر آئی سب کی آرزو سہرے کے روپ میں

ہوا لطف سبکدوشی ادائے فرض سے حاصل
نظر ماں باپ کو آئی پسر کی شادیٔ کامل
پسر کے چاند سے چہرے پہ روشن دیکھ کے سہرا
اے ارشدؔ جائے نہ بلہاریوں ماں باپ کے اب دل

سہرا قطعات

قربانِ دید ہو کر شیدائے دید سہرا
دیکھو منا رہا ہے خوشیوں کی عید سہرا
ارمان و آرزو کا ہر پھول مسکرایا
باندھا ہے آج نوشہ عبدالمجید سہرا

اظہار ہوا فضل خلاق
نکھری ہے زمیں مثل آفاق
کیا زریں ہے ساعت سہرے کی
مدت سے تھے جس کے دل مشتاق

سب خویش و اقارب شاداں ہیں
انوارِ شمعِ فروزاں ہیں
خوش بھائی بہن ماں باپ ہوئے
پُرلطف خوشی کے ساماں ہیں

فرحت کی گھٹا کیا چھائی ہے
کیا منظرِ خوش آرائی ہے
نوشاہ تری قسمت حق نے
مانند قمر چمکائی ہے

اس بزم طرب آرا کے لئے
روشن ہیں ترے جلووں کے دئے
مسرور ہوئے سب باراتی
فرحت کی شرابِ شوق پیے

کیا دور سہانا ہے ارشدؔ
کیا صبحِ زمانہ ہے ارشدؔ
سہرا بھی نہایت موزوں ہے
نوشہ بھی یگانہ ہے ارشدؔ

سہرا قطعات

دلکشی کا عجیب عالم ہے
ہر نظر رک گئی ہے سہرے پر
اور اس سے سوا خوشی کیا ہے
ہر نظر جھک گئی ہے سہرے پر

آج قابو میں نہیں قابو بھی
بے اثر ہو گیا ہے جادو بھی
غم بھی سہرے کو دیکھ کر خوش ہے
مسکرانے لگے ہیں آنسو بھی

آج مولا نے ایسے شاد کیا
پوری ماں باپ کی مراد کیا
ہو گئی نور چشم کی شادی
فضل حق کو دعا میں یاد کیا

ہزاروں آرزوؤں کا ثمر مبارک ہو
یہ سہرا نوشۂ عالی گہر مبارک ہو
تھا انتظار تجھے جس کا ایک مدت سے
امید آج وہ آئی ہے بر مبارک ہو

گلِ امید کھلے دلکشا بہار آئی
ہے کیا ریاضِ تمنا کی رنگ آرائی
ہو مبارک تجھے نوشاہ سہرۂ موزوں
بہت حسین ہے یہ تری شانِ زیبائی

سہرا ثلاثی

مست و بے خود ہوا ہے سہرا بھی
جھوم اٹھے دل، نظر نظر لپکے
گل کھلانے لگا ہے سہرا بھی

ملتے ملتے ادب سے کھلتا ہے
کیا مہذب ادیب ہے سہرا
ساتھ نوشہ کے سب سے ملتا ہے

خوب کیا خوب تر بنا سہرا
ہر نظارے میں رنگ ہے اس کا
سب کی نظروں میں بس گیا سہرا

مہکی مہکی بہار سہرے میں
کیف مستی سرور سرشاری
رت جگے کا خمار سہرے میں

پردہ خوشیوں کا چاک چاک ہوا
کیا نگاہیں ٹھہرتیں سہرے پر
جلوہ ہر جلوہ تابناک ہوا

جل اٹھے دل حسد نصیبوں کے
دیکھ کر آبدار سہرے کو
چہرے مرجھا گئے رقیبوں کے

چاروں جانب سماں ہے نورانی
جلوہ گر نور ہوا سہرے پر
چھا گئی آرزو کی تابانی

خوشنما کھیل ہے نصیبوں کا
ہو مبارک تمہیں دولہا دولہن
دلکشا میل ہے نصیبوں کا

سہرا ثلاثی

مدعا دل کا مل گیا کہ نہیں
ایسا دلکش حسین ہے سہرا
شکر رب کا ادا کرو نوشہ
دیکھتے ہیں اسے مخالف بھی
سہرا محفل میں کھل گیا کہ نہیں
کس قدر دلنشین ہے سہرا

اعلیٰ ارفع مزاج شرمائے
دل کا نازک ترین باب ہے یہ
تیرے سہرے کے روبرو نوشہ
کھولے سہرے کی معنویت کو
تاجداروں کے تاج شرمائے
زندگی کی نئی کتاب ہے یہ

منزلِ زیست کی نشانی کا
ہر ادا آبدار سہرے کی
ایک پُرلطف اشارا سہرا
کھوگئی ہر نظر نظاروں میں
خوشنما موڑ ہے جوانی کا
دلربا ہے بہار سہرے کی

دیکھو اپنا کے رنگ رلیوں کو
تار پیچک کے اس طرح جھلکے
خوشنما دھوم مچی سہرے میں
بن گیا سہرا ضوفشاں منظر
گدگداتے ہیں پھول کلیوں کو
برق سے جیسے روشنی چھلکے

سہرا ثلاثی

جھلملانے لگے ہیں سہرے میں　　　نسترن جوہی نرگس وسنبل
مہر و مہتاب کہکشاں انجم　　　مست و بے خود سرور سہرے میں
جگمگانے لگے ہیں سہرے میں　　　رنگ چھلکا رہے ہیں جامِ گل

غنچہ و گل کا رنگ مستانہ　　　پھول ہر پھول پیکرِ نوشہ
جھومتی مستیوں میں سہرے کی　　　غنچہ غنچہ عروس کا مظہر
ہر ادا بن گئی ہے رندانہ　　　دولہا دولہن کا آئینہ سہرا

سارا منظر مچل گیا ایسے　　　جیسے پھولوں سے مل گئے غنچے
گدگداتا نکھار سہرے کا　　　ایسے لگتا ہے دیکھ کر سہرا
رنگ میں نور ڈھل گیا جیسے　　　مل کے پھولوں سے کھل گئے غنچے

رنگ بھی روپ بھی نکھرا ہر سو　　　نیک نوشہ ہے نیک سہرے میں
دیکھو سہرے کی رونمائی سے　　　آرزو آرزو مہک اٹھی
جلوہ احساس کا بکھرا ہر سو　　　ساری دنیا ہے ایک سہرے میں

سہرا غزل نما

گلشن، بلبل ، نغمہ سہرا
مہکا سہرا
ارمانوں کی نیرگی سے
نکھرا سہرا
نظروں میں بھی ہر دل میں بھی
اترا سہرا
سونا نوشہ چاندی محفل
ہیرا سہرا
اپنوں کو کیا ، غیروں کو بھی
پیارا سہرا
دیکھو تو گل ، سوچوں تو ہے
دنیا سہرا
رنگ انوکھے ، دکھلاتا ہے
کیا کیا سہرا
منزل کے لئے، چلنے کا نیا
رستہ سہرا
کیا لفظوں سے، گوندھا ارشدؔ
یکتا سہرا

سہرا غزل نما

ہر دل کو پیارا ہے سہرا، آنکھوں کا تارا ہے سہرا
رنگیں نظارا ہے سہرا
جھیلیں، جھرنے، دریا، پربت، چندا، سورج، گلشن، نکہت
ان سے بھی پیارا ہے سہرا
دنیا میں اکیلی ہستی کو، امید کی ٹھہری کشتی کو
اک بہتا دھارا ہے سہرا
ارماں کی گودی میں پلتا، خوابوں کے رنگوں میں ڈھلتا
کیا راج دلارا ہے سہرا
ارشد طوفاں کی وحشت میں، گردابوں کی ہر دہشت میں
شاداب کنارا ہے سہرا

سہرا غزل نما

مسکراہٹ، جگمگاہٹ، دلکشی سہرے میں ہے
زندگی سہرے میں ہے
پھول مہکے، غنچے چٹخے، رنگ بکھرے ہر طرف
کیا کمی سہرے میں ہے
دلکشی کی، دل بری کی، دل لگی کی شوخیاں
ہر خوشی سہرے میں ہے
سب کی نظریں، اس پہ ٹھہریں، سب کے دل اس پر جھکے
سروری سہرے میں ہے
جلوہ جلوہ جھوم اٹھا ہے، ارشدؔ ہوتا ہے گماں
نغمگی سہرے میں ہے

سہرا غزل نما

گلستان سہرا، پرستان سہرا
یہ ذی شان سہرا
مچلتا، مہکتا، ہے ارمان سہرا
دل و جان سہرا
دلوں کی لگی کا، خوشی کی خوشی کا
ہے ایمان سہرا
امیدوں کا حاصل، محبت کی منزل
گل افشان سہرا
کہ دلہا دلہن کی، حسیں چاہتوں کا
ہے اعلان سہرا
اداؤں سے ارشد نظر آرہا ہے
دبستان سہرا
سراپا سراسر، ہے نوشہ میاں پر
مہربان سہرا

سہرا سانیٹ

بہار لہکے ، پرند چہکے
دلوں میں کیف و سرور جاگا
نظر میں نوری شعور جاگا
فضا میں سہرے کے پھول مہکے

گلوں سی چہروں پہ شادمانی
نظارے ہر سو مچل رہے ہیں
مچل کے نظروں میں ڈھل رہے ہیں
عجب ہے سہرے کی گل فشانی

کھلا ہے منظر لطافتوں کا
مچی ہیں سہرے میں رنگ رلیاں
گلوں سے ملنے لگی ہیں کلیاں
سماں ہے دلکش محبتوں کا

مٹائے ارشدؔ ملال سہرا
مسرتوں کا کمال سہرا

سہرا سانیٹ

اس قدر ہے نکھار سہرے میں
خوشنما تازگی کا آئینہ
دل لگی ، دلکشی کا آئینہ
بس گئی ہے بہار سہرے میں

جلوے جلوے پہ مسکراہٹ ہے
گدگداتے ہیں پھول کلیوں کو
یوں بڑھاتے ہیں رنگ رلیوں کو
بزم سہرا میں کھلکھلاہٹ ہے

رنگ سے رنگ مل گیا ارشدؔ
ہر نظارے میں نظارے شامل
ہر اشارے میں اشارے شامل
حسن سے عشق کھِل گیا ارشدؔ

دلکشا اہتمام ہے سہرا
دلبری کا پیام ہے سہرا

سہرا سانیٹ

خوش طبع خوش مزاج ہے سہرا
زحمتوں میں نزول رحمت کا
کلفتوں میں حصول راحت کا
ظلمتوں میں سراج ہے سہرا

آرزو، آرزو میں رنگ بھرے
تازگی دے اداس لمحوں کو
گرم رکھے یہ سرد جذبوں کو
سہرا احساس میں امنگ بھرے

زندگانی کا رخ بدلتا ہے
اس میں ارشدؔ بڑی ہے گنجائش
روکتا ہے دکھوں کی افزائش
لمحہ لمحہ سکھوں میں ڈھلتا ہے

درد ہر درد کا محرم سہرا
زخم ہر زخم کا مرہم سہرا

سہرا سانیٹ

ہر کوئی اس کے دل میں ڈوبا ہے
گل رخوں کی نگاہ کا مرکز
مہ وشوں کی بھی چاہ کا مرکز
سہرا ہے یا کوئی عجوبہ ہے

اس کے جیسا نہیں کمال کوئی
اس کی منسوبیت بھی یکتا ہے
اس کی مقبولیت بھی یکتا ہے
اس کی ملتی نہیں مثال کوئی

اس کے دل کو کوئی بھی غیر نہیں
یہ امیر و غریب کا پیارا
یہ حبیب و رقیب کا پیارا
اس کو ارشدؔ کسی سے بیر نہیں

ذکر ہر ذکر میں لہکے سہرا
فکر ہر فکر میں مہکے سہرا

سہرا رباعی

جلوؤں میں کسی طرح کا جلوہ لہکا
گلزار نما بن گیا جلوہ جلوہ
مطلوب تمناؤں کا جذبہ بہکا
رنگوں سے نکھرنے لگا لمحہ لمحہ
پُر کیف، دل آویز سماں ہے ہر سو
نوشہ ترے سہرے کی گل افشانی سے
احساس کی فضاؤں میں سہرا مہکا
گلدستہ نظر آتا ہے چہرا چہرا

ساون کی طرح دھوپ میں سایہ دیکھا
گلشن، بہار، بلبل و نغمہ سہرا
پُر لطف بہاروں کا عجوبہ دیکھا
بے مثل تحائف میں ہے تحفہ سہرا
بجھتی ہوئی نظروں میں تجلی جاگی
نوشہ تری حیات کا نکھرا موسم
برسوں کی تمناؤں نے سہرا دیکھا
بلہار ہوا تجھ پہ شگفتہ سہرا

خوش رنگ پرستان سجے سہرے میں
مسحور گلستان سجے سہرے میں
نوشاہ ترے حسنِ سکوں کا حاصل
بیتاب سے ارمان سجے سہرے میں

سہرا دوہے

سہرا بن کے مہکا ہے، امیدوں کا پیار
دل ہر دل میں اترا ہے، کیسا ہے دلدار

سہرے کی خوشس آرائی، گل پر شبنم سی
چہرا چہرا رعنائی، بھیگے موسم سی

جلوہ جلوہ بے خود ہے، دیکھو سہرے میں
جھومے مستی بن بن کے، جلوے جلوے میں

سہرے میں یوں لگتی ہے، مستی لڑیوں کی
جیسے پھولوں کو چھیڑے، شوخی کلیوں کی

سورج جیسا لہکا ہے، نوشہ کا چہرا
گلشن جیسا مہکا ہے، محفل میں سہرا

سہرا ہائیکو

سہرا ہے گلزار
ناظر ہر ناظر مشتاق
نوشہ ہے دلدار

جھومے ہر منظر
سہرے کی جلوہ باری
چھائے نظروں پر

سہرے کا جلوہ
مستی، کیف، سرور، نشہ
ہر جذبہ لہکا

سہرا کیا کہنے
پہنے اس کے جلوؤں نے
رنگوں کے گہنے

سہرا زندہ دل
اس کی دلکش مستی سے
جھوم اٹھی محفل

سنور گئی بنّو

مہندی گیت

تجھ میں مہندی کچھ ایسی نکھر گئی بنّو
تو بہاروں کے جیسی سنور گئی بنّو

نور کو روشنی کی نظر نہ لگے
پیار کو پیار ہی کی نظر نہ لگے
چاند کو چاندنی کی نظر نہ لگے
ہر نظر میں دلوں میں اتر گئی بنّو
تو بہاروں کے جیسی سنور گئی بنّو

دل کو پانے کی خاطر ترا دل گیا
تیری قسمت کی نظروں کا دل کھل گیا
اب تیری آرزو کو سکوں مل گیا
ساری بے چینیوں سے گذر گئی بنّو
تو بہاروں کے جیسی سنور گئی بنّو

تیری خوشیوں میں آنسو چھلکنے لگے
جیسے آنکھوں سے موتی ڈھلکنے لگے
دل محبت میں تیری دھڑکنے لگے
ساری سکھیوں کو غمگین کر گئی بنّو
تو بہاروں کے جیسی سنور گئی بنّو

مہندی گیت

مہندی نکھر گئی

جلوؤں میں کیا بہار کی رنگت بکھر گئی
دلہن کے روپ رنگ میں مہندی نکھر گئی

دلکش، حسین، پیارے گلابوں کی صورتیں
شاخوں کی دل فریبیاں، غنچوں کی مورتیں
خوش رنگ چاہتوں کی تمنا بکھر گئی
دلہن کے روپ رنگ میں مہندی نکھر گئی

گل کاریوں کے شوخ نظارے حسین ہیں
نقش و نگار، مہندی کے کیا دلنشیں ہیں
دل میں کشش نگاہ میں مستی ٹھہر گئی
دلہن کے روپ رنگ میں مہندی نکھر گئی

مہندی کا حسن بن گیا اظہار پیار کا
ارشدؔ ہے یہ قرار، دلِ بے قرار کا
رحمت سے انتظار کی زحمت گذر گئی
دلہن کے روپ رنگ میں مہندی نکھر گئی

مہندی گیت

دلہن اور مہندی

یہ رنگ یہ روپ سنگار   چھائی ہے مست بہار
مہندی سے چھلکے پیار   دلہن لگتی گلزار

سکھیوں نے لگائی مہندی   کچھ ایسی سجائی مہندی
دل کھو بیٹھے دلدار   دلہن لگتی گلزار

نظروں سے دل چھوٹے   مہندی کے گل بوٹے
سب دیکھے سو سو بار   دلہن لگتی گلزار

ارشدؔ رنگوں کا میل   مستانی، نازک بیل
مہندی نے کیا سرشار   دلہن لگتی گلزار

ہلدی گیت

رنگ ہلدی کے

رنگ ہلدی کے ایسے بکھرے ہیں
چہرے سورج مکھی سے نکھرے ہیں

رشتے ناطوں کی تازگی جاگی
دل سے ہر دل میں زندگی جاگی
سب ہنساتے ہیں اور ہنستے ہیں
رنگ ہلدی کے ایسے بکھرے ہیں

لڑکیاں ٹوٹ پڑیں لڑکوں پر
دل کشا ، دلنشین ہے منظر
چاند پر چاندنی کے جلوے ہیں
رنگ ہلدی کے ایسے بکھرے ہیں

چہرے زردار، سنہرے دامن
ارشدؔ ہر آرزو ہوئی روشن
شادمانی کے رنگ چھلکے ہیں
رنگ ہلدی کے ایسے بکھرے ہیں

ہلدی گیت

ہلدی کے کٹورے

ہلدی کے کٹورے ہاتھوں میں   ہلدی کی باتیں باتوں میں
ہلدی کا کھیل ہے کیا پیارا   ہلدی میں لگا ہے دل سارا

کوئی دوڑے کوئی رک جائے   کوئی اٹھ جائے کوئی جھک جائے
کوئی دل جیتا کوئی دل ہارا   ہلدی کا کھیل ہے کیا پیارا

اپنے اپنوں پہ ٹوٹ گئے   سپنے سپنوں کو لوٹ گئے
منظر ہے محبت کا نیارا   ہلدی کا کھیل ہے کیا پیارا

ہشیاری بھی مدہوشی بھی   بے دردی بھی ہمدردی بھی
ارشدؔ دل سے دل کا یارا   ہلدی کا کھیل ہے کیا پیارا

ہلدی گیت

ہلدی کی مستی

ہر چہرے پر جھومے ہے خوشی
کیا مست ہے ہلدی کی مستی

مسرور ، رنگیلے رنگوں میں
پرنور ، بجیلے جلوؤں میں
مخمور، سنہرے چہروں میں
نکھری ہے نزاکت رشتوں کی
کیا مست ہے ہلدی کی مستی

کوئی بل کھائے کوئی لہرائے
کوئی شرمائے کوئی اٹھلائے
کوئی بھاگے کوئی قریب آئے
نخرے ، انداز ، ادا ، شوخی
کیا مست ہے ہلدی کی مستی

شاداب گلابوں کا موسم
بیتاب جوانوں کا سنگم
مہتاب بزرگوں کا عالم
ارشدؔ مستانہ دھوم مچی
کیا مست ہے ہلدی کی مستی

ہلدی گیت

راج ہلدی کا

چھایا ہر دل پہ راج ہلدی کا
دن سنہرا ہے آج ہلدی کا

مکھ پہ زرین نظارے جھلکے
نین ہر نین سے خوشی چھلکے
سب کے سر پر ہے تاج ہلدی کا
دن سنہرا ہے آج ہلدی کا

سجنی ساجن مذاق کرتے ہیں
پیار کی حد سے بھی گذرتے ہیں
دلربا ہے مزاج ہلدی کا
دن سنہرا ہے آج ہلدی کا

جس کو دیکھو وہ کھو گیا اس میں
ارشدؔ دیوانہ ہو گیا اس میں
چل پڑا کام کاج ہلدی کا
دن سنہرا ہے آج ہلدی کا

ہلدی گیت

پیاری ہلدی

چہرا چہرا زردی ہلدی
پیاروں سے بھی پیاری ہلدی

پڑتے ہی کالے بالوں پر — لگتے ہی گلابی گالوں پر
دیری نہ کی نکھری جلدی — پیاروں سے بھی پیاری ہلدی

گیلا گیلا شیتل چنچل — پیلا پیلا آنچل آنچل
جھلکائے ہمیں زریں ہلدی — پیاروں سے بھی پیاری ہلدی

دل کھلنا کیا چہرا بھی کھلا — بے چین دلوں کو چین ملا
بیکل من کو نرمل کلدی — پیاروں سے بھی پیاری ہلدی

غصہ بھی ارشدؔ آیا نہ — بچ کر بھی دل بچ پایا نہ
چپکے سے کیا پیار اچھلدی — پیاروں سے بھی پیاری ہلدی

ہلدی گیت

رنگ ہلدی کے کھلے

دل سے دل ایسے ملے   لب پہ شکوے نہ گلے
پھول سے چہروں پر   رنگ ہلدی کے کھلے

پیار پہ پیار لٹا   دل پہ دلدار لٹا
الفت ، الفت کے صلے   رنگ ہلدی کے کھلے

چھوٹے نہ پکڑے تو   نکلے نہ جکڑے تو
چاہے جو لاکھ ہلے   رنگ ہلدی کے کھلے

مل گئے ایسے سبھی   اب نہ بچھڑیں گے کبھی
چاک دامان سلے   رنگ ہلدی کے کھلے

نوشاہ سے خطاب

ہے یہی خاص نصیحت کا مری لب لباب
یعنی نوشاہ کو دکھلانا ہے اخلاقِ ثواب

زندگانی سے عیاں ہوگا بھلائی کا شباب
جس سے پڑ جائے گا ہر روئے برائی پہ نقاب

کاش نوشاہ جی سن لے یہ بھلا افسانہ
زندگانی سے ہے مسلم کی خجل دردانہ

اس کے معنی میں یہ پیدا کرے زریں اخلاق
بہر تسلیم جھکے شوق سے فرقِ آفاق

خانہ داری کے ہر اک کام کو پورا کرنا
اپنے گھر والوں کی الفت کا سدا دم بھرنا
باپ ماں بیوی کسی کو بھی نہ ہو ناراضی
کہیں ایسا نہ ہو یہ قولِ قوی ہو ماضی
کانا پھوسی پہ ہمیشہ ہو نظر سختی کی
اے میرے بھائی علامت ہے یہ خوش بختی کی
ورنہ بربادی کے سامان نظر آئیں گے
جملہ ارکان پریشان نظر آئیں گے
خیر و خوبی سے ہر اک کارِ نمایاں کرنا
ہے اگر اختر عزت کو درخشاں کرنا
اپنے بیگانے سبھی جانے تجھے اپنا رفیق
سب کے احساس میں پیارا ہو تیرا کارِ شفیق

اچھے اچھوں میں ہو شہرت تیری اچھائی کی
ہر بشر کو ہو ضرورت تیری دانائی کی

نام کر جائے ہر اک نظر بھلائی تیری
خلق کو فائدہ پہنچائے کمائی تیری

جاگزیں دل میں ترے الفتِ اسلام رہے
دین داری میں بھی مشہور ترا نام رہے

تیرے اعزاز کا ہر موڑ پہ چرچہ ہوگا
تو زمانے کی نگاہوں کا ستارا ہو گا

فضل اللہ سے پوری تری حاجت ہوگی
تجھ سے ہر اہلِ ضرورت کو ضرورت ہوگی

بھائی نوشاہ تو ارشدؔ کے سخن جانے گا
ایک عالم تجھے ازروئے وفا مانے گا

گیت

دولہن

نوشہ تیری امیدوں کا یہ گلشن ہے
کیا دولہن ہے کیا دولہن ہے کیا دولہن ہے

جلوہ جلوہ لہکا لہکا لہکا لہکا
منوا منوا بہکا بہکا بہکا بہکا
مہکا مہکا چہکا چہکا گھر آنگن ہے
کیا دولہن ہے کیا دولہن ہے کیا دولہن ہے

گل بوٹوں سی نکھری مہندی بکھرے خوشبو
جھوم جھومے بالے ڈولے چھنکے گھنگھرو
جھلکا جھلکا کھنکا کھنکا ہر کنگن ہے
کیا دولہن ہے کیا دولہن ہے کیا دولہن ہے

غنچے چٹخے، نازک نازک سے ہونٹوں میں
ابھرے ارشدؔ منظر گل کے رخساروں میں
اجول نینا چنچل کرنوں کا درپن ہے
کیا دولہن ہے کیا دولہن ہے کیا دولہن ہے

دولہن سے خطاب

بنا آنسوؤں کا ساون ذرا دیر مسکرانا
تجھے آج بنتِ حوّا ترے اپنے گھر ہے جانا

رہے یاد تجھ کو ہر دم ترے فرض کا نبھانا
ہو ذرا بھی بھول اس میں تو بنے گا یہ فسانہ

رہے ہر گھڑی لبوں پر ترے پیار کا ترانہ
کہ جفا کی بزم میں بھی تو وفا کے گیت گانا

یہ ہے درس گاہ تیری وہ ہے امتحان تیرا
کہ نمایاں نمبروں سے یہاں پاس ہو کے آنا

ترے ہمسفر کی خدمت تیرے حق میں ہے عبادت
وہی تیرے غم کا باعث وہی تیرا مسکرانا

ترے طرزِ گفتگو میں رہے احترام شامل
ہے اسی میں جیت تیری کہیں یہ نہ بھول جانا

ملے تجھ میں خوبیاں وہ کرے ناز جن پہ شوہر
ترے ساس اور خسر بھی گائیں ترا ترانہ

یہ قدم نہ ترا پھسلے یہ عمل نہ تجھ سے چھوٹے
کہ پڑوسیوں کے حق میں تو ادب سے پیش آنا

تری عظمتوں کے چرچے رہے ہر زبان ولب پر
یونہی نام کو جہاں میں تو بلند کر دکھانا

رہے جس کی خوشبو قائم جو نہ کھل کے ہو فسردہ
وہی گلشنِ محبت کے حسین گل کھلانا

اور امورِ خانہ داری ترا حسن زندگی ہو
تیرا فرض ہے اسے بھی تو حسین تر بنانا

ترے مشغلے میں شامل ہو نماز اور تلاوت
تجھے راس آئے گا پھر یہ خدائی کارخانہ

رہی تجھ سے بنتِ حوا یہی التجائے ارشدؔ
جو شعورِ زندگی ہے اسے پورا کر دکھانا

ودائِ عروس

پریشان کن ہے خوشی کا زمانہ
دولہن آج تجھ کو ہے سسرال جانا

تجھے اہلِ کنبہ وداع کر رہے ہیں　　ترے حق میں حق سے دعا کر رہے ہیں
تیرے ہاتھ ہے ان کی عزت بچانا

جہاں میں محبت کے دشمن بہت ہیں　　خوشی اور مسرت کے دشمن بہت ہیں
کہ تو ایسے لوگوں سے دامن بچانا

دبائے یہ دشمن بھی دانتوں میں انگلی　　جلن ختم ہو جائے ان حاسدوں کی
حریفانِ الفت کو نیچا دکھانا

جبالِ مصیبت بھی گر تجھ پہ ٹوٹے　　مگر صبر و ہمت کا دامن نہ چھوٹے
کہ طوفانِ غم میں بھی تو مسکرانا

ترا ہم سفر ہی تیری زندگی ہے وہی ہے عبادت وہی بندگی ہے
اسی کی اطاعت میں جیون بتانا

کھلے نہ ترے لب شکایت کی خاطر یہ ہیں کامیابی کے لعل و جواہر
کوئی شکوہ اپنی زباں پر نہ لانا

خسر ساس تیری، تیرے گیت گائے نند جیٹھ دیور تجھے دل سے چاہے
انھیں نیک خوئی سے اپنا بنانا

الگ اہلِ کنبہ سے رہنا برا ہے الگ میں مزہ ہے یہ کہنا برا ہے
یہ دھوکا ہے دھوکے میں ہرگز نہ آنا

نفاست، فراست، صداقت ہو جس میں ظرافت، متانت، کفایت ہو جس میں
یہی سرخروئی کا نادر خزانہ

نئی زندگانی کی نیرنگیوں میں جہانِ مسرت کی سرمستیوں میں
جہاں میں خدا کو نہ تو بھول جانا
رہِ زیست سے گر بھٹک جائے شوہر تو کرنا پڑے گا تجھے کارِ رہبر
بڑا ہی حسیں ہے یہ کارِ یگانہ
ہو آنکھوں میں تیری شرافت کا کاجل کہ ہو شرم و غیرت کی پاؤں میں پائل
وفاؤں کا ماتھے پہ جھومر سجانا
یہ مانا کہ غم بھی ہے جیون کا ساتھی مگر رونا خوبی نہیں زندگی کی
تو جیون میں زندہ دلی کو نبھانا
رہیں تجھ میں ارکانِ اسلام شامل کہ اس میں چھپی زندگانی کا مل
یہی زندگی ہے درِ شہانہ
عمل خانہ داری کے ہو خوبیوں سے یقیناً بچے گی تو رسوائیوں سے
سمجھ کر امورِ ضروری چلانا
مؤثر ہو ارشدؔ کے اشعار سارے تیرے گیت گائیں گے اپنے پرائے
یہی ہے نصیحت میری مخلصانہ
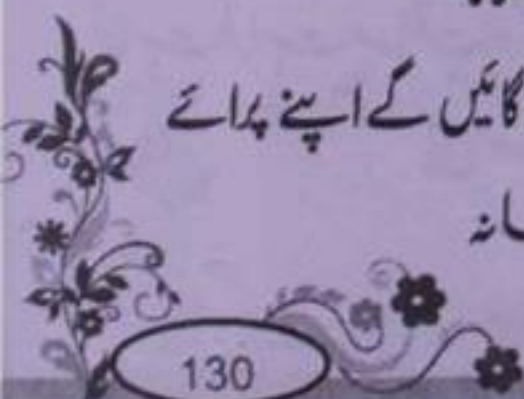
نظم

بیٹی کی رخصتی

جا اب تیری قسمت کا مالک ہے خدا بیٹی
یہ ریت ہے دنیا کی ہوتی ہے جدا بیٹی

اب تک تو ہمارے گھر مہمان رہی بیٹی
افسوس تری ہم سے خدمت نہ ہوئی بیٹی

بیٹی کے لئے بیٹی، ماں باپ کا گھر سپنا
سسرال کا جو گھر ہے وہ گھر ہے ترا اپنا

اس گھر کو تو راحت کا گلزار بنا دینا
کہتے ہیں سبھی لیکن تو کر کے دکھا دینا

پوچھے جو اگر تجھ سے کیا تیرا مقدر ہے
کہہ دینا بلا شک تو سب کچھ میرا شوہر ہے

ارشدؔ کی دعا ہے کہ تقدیر نکھر جائے
دنیا بھی بنے تیری عقبیٰ بھی سنور جائے

گیت

دولہن کی بدائی

سجایا جس نے گھر آنگن
مٹایا جس نے سوناپن
چلی ہے بن کے وہ دولہن

بڑے نازوں کی پالی ہے
حسین پھولوں کی ڈالی ہے
چٹختی کلیوں کا درپن
چلی ہے بن کے وہ دولہن

نہیں ہے بس میں قابو بھی
خوشی میں نستے آنسو بھی
بھگو کر پیار کا دامن
چلی ہے بن کے وہ دولہن

پڑے نہ پھیروں میں کچھ پھیر
نہ ارشدؔ ہو کوئی اندھیر
نبھانے جنموں کا بندھن
چلی ہے بن کے وہ دولہن

گیت

بدائی

آئی کیسی گھڑی رو پڑی ہر خوشی
دیکھو دولہن چلی
چہرے مرجھا گئے پھول کملا گئے
رنگ اور روپ میں چھاؤں ہے دھوپ میں
ڈوبی ڈوبی سی ہے دھندلی دھندلی سی ہے
چاند کی چاندنی
دیکھو دولہن چلی
کیا خوشی بھی ہے غم؟ مسکراہٹ ہے نم
گل ہوئے خار سے برف انگار سے
راحتوں میں اگن چاہتوں میں چبھن
ہو کے سکھ سے دکھی
دیکھو دولہن چلی
رکتے آنسو نہیں بس میں قابو نہیں
روئے بھیا کا دل کھوئے بہنا کا دل
میناؔ ہے اشکبار اور پتا بے قرار
ہے دکھی ہر سکھی
دیکھو دولہن چلی

رشتے کیا روکتے کس طرح ٹوکتے
یہ تو ہونا ہی تھا ہنس کے رونا ہی تھا
دل پڑے تھامنے درد کے سامنے
رسم کی بے بسی
دیکھو دولہن چلی
دل تڑپنے لگے دل سمٹنے لگے
کیا ادھر کیا ادھر نین میں تر بہ تر
جوش کیا جوش کا ہوش اڑا ہوش کا
ہر زباں رک گئی
دیکھو دولہن چلی
کیسی چاہت ہے یہ کیسی نسبت ہے یہ
ہم نے سوچا نہ تھا ہم نے سمجھا نہ تھا
جانے کیا ہوگا تب جانے سے پہلے جب
یاد آنے لگی
دیکھو دولہن چلی

سارے بچے ہیں چپ　　اچھے اچھے ہیں چپ
سنگ دل رو پڑے　　تنگ دل رو پڑے
جستجو کی تھکن　　مسکراتی لگن

آنسوؤں میں ڈھلی
دیکھو دولہن چلی

رنگ نیلا گگن　　روپ کھلتا چمن
سات رنگی دھنک　　گدگداتی چمک
حسن کی آرزو　　عشق کی آبرو

دلربا ، دل کشی
دیکھو دولہن چلی

آنسوؤں کی زباں　　کر رہی ہے بیاں
خوش رہے گی سدا　　ہے یہ ارشدؔ دعا
پیار کی راہ یوں　　دل میں رکھ چاہ یوں

جیسے مہکے کلی
دیکھو دولہن چلی

گیت

بیٹی پرائی ہوئی

آج کھونی بڑی چیز پائی ہوئی
شادی ہوتے ہی بیٹی پرائی ہوئی

روئے ماں باپ بھائی بہن پھوٹ کر — آنسوؤں میں ڈھلے سب کے دل ٹوٹ کر
رو رہی ہے کلی مسکرائی ہوئی — آج کھونی بڑی چیز پائی ہوئی

اک اداسی ہے یہ جگمگاہٹ ہمیں — دے کے آنسو چلی مسکراہٹ ہمیں
جا رہی پل میں برسوں کی آئی ہوئی — آج کھونی بڑی چیز پائی ہوئی

کر رہے بیٹی ہم سب جدا تجھ کو آج — اپنے پرکھوں کا صدیوں سے ہے رواج
رسم دنیا کی ہے یہ بنائی ہوئی — آج کھونی بڑی چیز پائی ہوئی

گل تو کیا خار میں بھی ترے گل کھلے — سکھ میں کیا تجھ کو دکھ میں بھی سکھ ہی ملے
لے جا دل کی دعا لب پہ آئی ہوئی — آج کھونی بڑی چیز پائی ہوئی

گیت

دل کی انگشتری

دل کی انگشتری کا نگینہ چلا
بن کے دولہن ہمارا خزینہ چلا

رات دن جیسے آرام، سمجھے تھکن — جس کی خاطر کیئے ہم نے لاکھوں جتن
وہ کڑی محنتوں کا پسینہ چلا — دل کی انگشتری کا نگینہ چلا

ہنستی گاتی خوشی کو رلاتے ہوئے — آئینہ آنسوؤں کا دکھاتے ہوئے
آرزوؤں کا پیارا قرینہ چلا — دل کی انگشتری کا نگینہ چلا

بھائی بہنوں کا ابا کا دل توڑ کر — ماں کو ممتا کے طوفان میں چھوڑ کر
اپنے ساحل پہ تنہا سفینہ چلا — دل کی انگشتری کا نگینہ چلا

تجھ کو پت جھڑ بھی ساون کا موسم لگے — غم بھی ارشدؔ مسرت کا عالم لگے
عمر بھر یہ دعا کا خزینہ چلا — دل کی انگشتری کا نگینہ چلا

گیت

دولہن کی رخصتی

غم سے لبریز ہر اک آنکھ کا پیمانہ ہے
چاندنی آج تجھے چاند کے گھر جانا ہے

سہلیاں تیری بتا ترے سوا کس سے ملیں
یعنی غم تیری جدائی کا ستائے گا انھیں

تیری امید کا نقشہ تیری دنیائے خوشی
تیرا شوہر ہے ترے واسطے جیون ساتھی

اماں ابا کی جگہ ساس، خسر کی خدمت
جاننا تیرے لئے فرض ہے اے خوش عادت

شکوے سنسار کے تیری نہ زباں پر آئے
بات گھر کی کبھی اغیار نہ سننے پائے

دل میں ہر وقت تیرے عظمتِ قرآن رہے
مشکلوں میں بھی سلامت ترا ایمان رہے

خانہ داری کے ہر اک کام کو کرنا ہے تجھے
یعنی دشواریِ منزل سے گذرنا ہے تجھے

کارگر ارشدِ احقر کی نصیحت ہوگی
اپنے بیگانوں میں حاصل تجھے عزت ہوگی

گیت

رخصتِ عروس

دولہن کی جدائی کا رنجور زمانہ ہے
معمور اداسی سے ماں باپ کا خانہ ہے

بھر آئے ہیں دل سب کے اور آنکھ میں آنسو بھی
بے چین طبیعت پر حاصل نہیں قابو بھی
کیا درد بھرا یارب دولہن کا فسانہ ہے
دولہن کی جدائی کا رنجور زمانہ ہے

الفت سے شفقت سے گفتارِ نصیحت سے
ماں باپ یہ سمجھائے بیٹی کو محبت سے
عزت پہ نظر رکھنا کچھ نام کمانا ہے
دولہن کی جدائی کا رنجور زمانہ ہے

خوش رکھے تجھے ہر دم دنیا میں خدا بیٹی
نظروں سے بھی تجھ کو ہم کرتے نہ جدا بیٹی
بیٹی کو وداع کرنا یہ رسمِ زمانہ ہے
دولہن کی جدائی کا رنجور زمانہ ہے

سہرا ظریفانہ

بزم کی شان بن گیا سہرا
اک گلستان بن گیا سہرا

ہر کوئی دیکھتا ہے چاہت سے
سب کا مہمان بن گیا سہرا

یوں جھلکنے لگا ہے محفل میں
جیسے سلطان بن گیا سہرا

ناز اٹھاتی ہے ہر نظر اس کے
کیسا ذیشان بن گیا سہرا

بدنگاہی کا دم اکھاڑ دیا
کیا پہلوان بن گیا سہرا

بھابھی بھیا ہی کیا سالا سالی
سب کا ارمان بن گیا سہرا

دو دلوں کی چھپی محبت کا
کھلا اعلان بن گیا سہرا

میاں نوشہ، تری حفاظت میں
تیرا دربان بن گیا سہرا

چند اشعار یوں ہوئے ارشدؔ
جیسے دیوان بن گیا سہرا

سہرا ظریفانہ

ہر خوشی کا ٹھکان ہے سہرا
فرحتوں کا جہان ہے سہرا

پھول ہر طرح کے سجے اس میں
کیا گلوں کی دکان ہے سہرا

خوف کھاتا نہیں ذرا سا بھی
جیسے اصلی پٹھان ہے سہرا

ہر نظر اس پہ ہوگئی شیدا
جیسے بانکا جوان ہے سہرا

دیکھ کے اس کو رال ٹپکے ہے
کیا بنارس کا پان ہے سہرا؟

رنگ ہر رنگ اس کا ہے گویا
یوں تو اک بے زبان ہے سہرا

آنسوؤں سے بھی تبسم پھوٹے
شادمانی کی جان ہے سہرا

بیل اتارے بنا نہیں بنتی
چاہتوں کی لگان ہے سہرا

عشق پر حسن ہے نثار ارشدؔ
یار کا قدردان ہے سہرا

سہرا ظریفانہ

سر سے پا تک سلام ہے سہرا ادب و احترام ہے سہرا
حسن میں بے لگام ہے سہرا عشق میں زیرِ دام ہے سہرا
پی رہے ہیں سبھی نگاہوں سے چھلکا چھلکا سا جام ہے سہرا
قید نوشہ کو کرلیا لیکن بزم میں زیرِ دام ہے سہرا
چاہتے ہیں اسے کمینے بھی کس قدر نیک نام ہے سہرا
یوں بھبکنے لگا ہے محفل میں جیسے شاہی قوام ہے سہرا
کر دیا ختم انتظار کا درد پُر اثر جھنڈو بام ہے سہرا
کیوں نہ نظروں کا اس پہ دل آئے منظر صبح و شام ہے سہرا
دیکھئے بزمِ شادمانی میں ہر خوشی کا امام ہے سہرا
شکر لازم ہے شکر کر نوشہ فضل ربُّ الانام ہے سہرا

سہرا ظریفانہ

جل ککڑوں کو خوب پچھاڑا سہرے نے
پیٹھ میں ان کی جھنڈا اگاڑا سہرے نے

امیدوں کے رنگ جما کر محفل میں
مایوسی کے پاؤں اکھاڑا سہرے نے

دل میں پھیلے وحشت کے سناٹوں کو
اپنے ہر جلوے سے لتاڑا سہرے نے

ناز و ادا سے لپٹ گیا ہے نوشہ پر
کتنا اچھا موقعہ تاڑا سہرے نے

نوشہ کی توقیر بڑھانے کی خاطر
ہر فتنے کا کھیل بگاڑا سہرے نے

بدبیں سارے نظر ہٹا کر دبک گئے
شیروں جیسا رعب دہاڑا سہرے نے

ارشدؔ زہریلے کانٹوں کی سازش کو
پھولوں کے جوتوں سے جھاڑا سہرے نے

سہرا ظریفانہ

نوشہ تری چاہت کا محبوب بنا سہرا
کیا خوب بنا سہرا کیا خوب بنا سہرا

شیدا ہوئے ہیں اس پر پیر و جوان بانکے
احباب اسے تاکے دشمن بھی اسے جھانکے
اچھے برے سبھی کا مرغوب بنا سہرا
کیا خوب بنا کیا خوب بنا سہرا

ہمراہ تبسم کے آنسو بھی نکلتے ہیں
دیوانہ وار دل میں جذبات مچلتے ہیں
بیتاب نگاہوں کا مطلوب بنا سہرا
کیا خوب بنا کیا خوب بنا سہرا

نوشاہ کا مطلوبہ رشتہ پٹا دیا ہے
نوشاہ کی قسمت کا کچرا ہٹا دیا ہے
نوشاہ کی خدمت میں جاروب بنا سہرا
کیا خوب بنا سہرا کیا خوب بنا سہرا

جو بھی سنے گا ششدر رہنا پڑے گا اس کو
جو بھی پڑھے گا ارشدؔ کہنا پڑے گا اس کو
بے مثل تہنیت کا اسلوب بنا سہرا
کیا خوب بنا سہرا کیا خوب بنا سہرا

سہرا ظریفانہ

کیا عجب ہے شباب سہرے کا　　منہ نکلے آفتاب سہرے کا

جو نہ سمجھے ثواب سہرے کا　　اس پہ پڑتا ہے عذاب سہرے کا

اس کا ہر پھول پھول ہے کانٹا　　یوں نہ دیکھو شباب سہرے کا

جو کرا ہے بغیر اٹھے نہ کبھی　　وہ بھی دیکھے ہے خواب سہرے کا

ڈال دیتا ہے آزمائش میں　　کیسے دو گے حساب سہرے کا

جانے کیا بات ہے دھتورے بھی　　چاہتے ہیں گلاب سہرے کا

کھو گیا اس کی جلوہ باری میں　　دلربا، ماہتاب سہرے کا

اس کا ہر پہلو بے مثال ارشدؔ　　کیسے دو گے جواب سہرے کا

سہرا ظریفانہ

سر پہ نوشہ کے، تاج سہرے کا
ہر خوشی پر ہے راج سہرے کا
سب کی نظروں پہ راج سہرے کا
دلکشا ہے مزاج سہرے کا
چاروں جانب مچی ہے دھوم اس کی
کیا بڑا دن ہے آج سہرے کا
دل کے مچلے ہوئے سبھی ارماں
دے رہے ہیں خراج سہرے کا
ہر گھڑی کام سے لگائے ہے
ہے یہی کام کاج سہرے کا
دور ہو جائیں کیوں نہ اندھیارے
سر پہ چمکا سراج سہرے کا
کبھی ایسا نہ ہو میاں، بیوی
کر نہ دے احتجاج سہرے کا

سہرا ظریفانہ

دل پہ دشمن کی دھاپ ہے سہرا　　جلوہ باری میں ٹاپ ہے سہرا
اس طرح خوش ہوا ہر اک بچہ　　جیسے خوشیوں کا باپ ہے سہرا
منہ کھلا کہ کھلا ہی رہ جائے　　ایسی لمبی الاپ ہے سہرا
دل تھرکنے لگے، نظر ناچے　　جیسے طبلے کی تھاپ ہے سہرا
وہ جو ناخوش ہوئے خوشی سے بھی　　ان کی خاطر شراپ ہے سہرا
رخ پہ آنسو بھی اور تبسم بھی　　رنج و غم کا ملاپ ہے سہرا؟
پڑ گئی ہے نگاہ منزل پر　　دل کے قدموں کی چاپ ہے سہرا
کون اس کا جواب لائے گا؟　　اپنا ثانی بھی آپ ہے سہرا
ہر نظر چونکنے لگی اس کو　　کیا کوئی لالی پاپ ہے سہرا؟
آنکھیں مل مل کے دیکھتے ہیں رقیب　　ان کو مرچی کی بھاپ ہے سہرا

سہرا گو بھی یہ بول اٹھے ارشدؔ
سہرا گوئی کی چھاپ ہے سہرا

سہرا ظریفانہ

غنچہ و گل کا میل ہے سہرا
کتنا رنگین کھیل ہے سہرا
دو محبت بھرے دلوں کے لئے
ایک خوش رنگ جیل ہے سہرا
آرزوؤں کا منہ بنانے کو
لونگی مرچی کی بھیل ہے سہرا
دیپ نینوں کے ہو گئے روشن
کیا مسرت کا تیل ہے سہرا
یوں لپٹنے لگے ہیں دل سے دل
جیسے رشتوں کی بیل ہے سہرا
حاسدوں کی نظر نہیں ٹکتی
ضوفشاں تیز ریل ہے سہرا
عشق سرمست ہو گیا ارشدؔ
حسن کی ریل پیل ہے سہرا

سہرا ظریفانہ

نوشاہ مبارک ہو تجھ کو کیا رنگ دکھاتا ہے سہرا
سالے کو لبھاتا ہے سہرا سالی کو ہنساتا ہے سہرا

پھوپھا پھوپھی، نانا نانی، خالو خالہ، بھیا بھابھی
سب رشتوں کو کیسے اپنا دیوانہ بناتا ہے سہرا

سرداروں کی سرداری کیا، زرداروں کی زرداری کیا
شرمندہ ہیں جس سے لعل و گہر، وہ ٹھاٹھ دکھاتا ہے سہرا

سرمستانہ آزادی کے، انداز دکھا کر شادی کے
خوابیدہ کنواروں کے دل میں ارمان جگاتا ہے سہرا

گرمی سے پسینے کی بوندیں جب جلد پہ چُر چُر کرتی ہیں
کلیوں، پھولوں کی لڑیوں سے نوشہ کو کھجاتا ہے سہرا

احباب تو کیا ہر حاسد بھی حسرت سے دیکھے ہے اس کو
کیا بزم مسرت میں ارشدؔ انوار لٹاتا ہے سہرا

سہرا ظریفانہ

چاہتوں کا دلال ہے سہرا دو دلوں کا وصال ہے سہرا
ہر نظر چومنے لگی اس کو کس قدر خوش جمال ہے سہرا
دیکھنا چاہتے ہیں اندھے بھی دلکشی کا کمال ہے سہرا
گرمجوشی میں سب ہیں بے قابو خواہشوں کا ابال ہے سہرا
جس کا ملتا نہیں جواب کوئی ایک ایسا سوال ہے سہرا
دولہا، دلہن کو پھانس لیتا ہے کیا محبت کا جال ہے سہرا؟
کیوں اسے چاٹنے لگیں نظریں نہ تو مرغا نہ دال ہے سہرا
بدنگاہی کے وار کی خاطر ایک خوش رنگ ڈھال ہے سہرا
گدگدانے لگا ہے نوشہ کو جیسے مخمل کی شال ہے سہرا
دھوپ کا ہو گیا ہے منہ کالا سر پہ نوشہ کے پال ہے سہرا

ہر کنوارا اچھل پڑا ارشدؔ
آپ اپنی مثال ہے سہرا

سہرا ظریفانہ

حسن کا ضوفشاں اختر سہرا
عشق کا مہرِ منور سہرا

غرق ہی کر دیا ہر اک غم کو
بن کے خوشیوں کا سمندر سہرا

رقص فرما ہے اپنی مستی میں
بن گیا مست قلندر سہرا

دشمنوں کے اتر گئے چہرے
چڑھ گیا نوشہ تیرے سر سہرا

منہ چھپائے نہ کیوں اندھیرے بھی
چودھویں رات کا قمر سہرا

خوشنما سانپ جیسے مخزن پر
ہے فدا تجھ پہ سر بہ سر سہرا

سہرا ظریفانہ

گورنروں کی ادا ہے سہرا منسٹروں کی فضا ہے سہرا
نظر نظر میں رکا ہے سہرا ہر ایک دل میں بسا ہے سہرا
رقیب چھپ چھپ کے دیکھتے ہیں عجیب دلکش بنا ہے سہرا
ہر ایک تتلی تھرک اٹھی ہے مثالِ گلشن سجا ہے سہرا
بگڑ نہ پایا بگاڑنے سے بنا کے بگڑی بنا ہے سہرا
نصیب نوشہ ہے اتنا اونچا کہ سر سے پا تک جھکا ہے سہرا
غموں کے منہ پر پڑے ہیں جوتے خوشی میں ایسا ڈھلا ہے سہرا
مخالفوں کی جھکی ہیں نظریں کچھ ایسا جلوہ نما ہے سہرا
سوال دل میں جو اٹھ رہے ہیں جواب سب کا بنا ہے سہرا
جھلک جھلک کر نظر نظر میں دھمال کرنے لگا ہے سہرا
غموں کی اس کو نظر لگے کیا خوشی میں تن کر کھڑا ہے سہرا
بنی، بنے سے بندھی رہے یوں بنے پہ جیسے بندھا ہے سہرا
پہنچ سکی نہ نظر بھی ارشدؔ
کہاں سے تونے کہا ہے سہرا

سہرا ظریفانہ

دل ہر دل کا آئینہ ہے
ہر ایک نظر میں جھلکا ہے
کیا سہرا ہے کیا سہرا ہے
رنگین کہانی یاد آئی
بوڑھوں کو جوانی یاد آئی
محفل میں یوں اٹھلاتا ہے
کیا سہرا ہے کیا سہرا ہے
سالے، سالی کا دل جھومے
ہر جلوے کا ماتھا چومے
مستی میں ایسا ڈوبا ہے
کیا سہرا ہے کیا سہرا ہے
کلیوں میں ہے سالی کی خوشی
پھولوں میں سالے کی مستی
کیسا متوالا جلوہ ہے
کیا سہرا ہے کیا سہرا ہے

نابینا بھی دیکھے اس کو
بہرے بھی تو سنتے اس کو
پگلا بھی اس کا شیدا ہے
کیا سہرا ہے کیا سہرا ہے

نوشہ کے جوتوں کی چوری
کر بیٹھے ہیں چھورا چھوری
اور نوشہ اس میں جکڑا ہے
کیا سہرا ہے کیا سہرا ہے

نوخیز جوانوں کے دل میں
بیتاب کنواروں کے دل میں
ارمانوں کو اکساتا ہے
کیا سہرا ہے کیا سہرا ہے

ملتے ہیں رشتوں سے رشتے
کھلتے ہیں رشتوں سے رشتے
ارشدؔ رشتوں کا میلہ ہے
کیا سہرا ہے کیا سہرا ہے

سہرا ظریفانہ

نوشہ کو منزل پر لایا سہرے نے　　حاسدوں کو ڈھول چٹایا سہرے نے

طفل و جواں کیا، جھوم اٹھے ہیں بوڑھے بھی　　محفل میں وہ رنگ جمایا سہرے نے

نوشہ، بھائی، بہنیں، اماں اور ابا　　سب کو ناکوں چنے چبایا سہرے نے

اپنے نیارے، پیارے دلکش جلوؤں پر　　اونچی اونچی نظر جھکایا سہرے نے

اپنے رنگ اور روپ کی ہر رعنائی سے　　حوروں، پریوں کو شرمایا سہرے نے

سالے، سالی ہاتھ دکھا کر بیٹھ گئے　　نوشہ کے جوتے چروایا سہرے نے

اپنے تو کیا غیروں نے بھی اپنایا　　کڑوؤں کو بھی شہد چٹایا سہرے نے

سر پر ہے نوشاہ کے بخت عالی سے　　کتنا اونچا رتبہ پایا سہرے نے

نوشہ سے لپٹا ہے ارشدؔ محفل میں
بے شرمی کا ڈھونگ رچایا سہرے نے

سہرا ظریفانہ

آنسو لمبے لاٹ پڑے ہیں سہرے میں
خوشیوں کے گلزار کھلے ہیں سہرے میں

پیچک اور ابرق کی جھل جھل کیا کہنے
تاروں کے انبار لگے ہیں سہرے میں

غنچے پھولوں کی باہوں میں جھولے ہیں
رنگ رلیوں کے رنگ جمے ہیں سہرے میں

ماہ وشوں کے روشن چہرے ماند پڑے
کچھ ایسے انوار سجے ہیں سہرے میں

ظریفانہ سہرا قطعات

گل، غنچے، لڑیاں، رنگ رلیاں
اس کی چاہت میں کھو گئیں نظریں
کیا دھوم مچی ہے سہرے میں
دلکشا، دل لگی ہے سہرے میں
سب اس کے ہوئے ہیں دیوانے
کلیاں ٹکرا رہی ہیں پھولوں سے
کیا جادو گری ہے سہرے میں
کس قدر بے خودی ہے سہرے میں

رحمتوں کا نزول ہے سہرا
ایسا مستانہ ہو گیا سہرا
نگہ و دل کو قبول ہے سہرا
جیسے پروانہ ہو گیا سہرا
اس سے بڑھ کر خوشی نہیں کوئی
سر سے پا تک لپٹ گیا، نوشہ
چاہتوں کا حصول ہے سہرا
تیرا دیوانہ ہو گیا سہرا

پروفیسر ہری بھاؤ نرکے، ساوتری مائی پھلے
کے پروگرام میں ارشد مینا نگری کا ستکار

سٹی کالج مالیگاؤں کے پرنسپل پروفیسر عبدالمجید صدیقی،
ارشد مینا نگری کو اعزاز دیتے ہوئے

صدیقی، ڈاکٹر بلی رام ہیرے اور ارشد مینا نگری

مہاراشٹر اسٹیٹ کے مہانرکشک (پولس) مسٹر پسریچا
اور راج وردھن (ضلع ایس پی) کے ساتھ ارشد مینا نگری

رشد مینا نگری اور آئی جی انکوش دھن وجے

ہری شنکر مہالے، افتخار جمخانہ والا،
ضلع ایس پی راج وردھن اور ارشد مینا نگری

نائب کمشنر یشونت سونو نے، ارشد مینا نگری،
ایس پی کرشن پرکاش اور پروفیسر امان اللہ خان

ارشد مینا نگری اور پرانت آفیسر دیوی داس چودھری

چندر شیکھر چوگلے (ایس پی)، محمد قائم (راجو فوٹو اسٹوڈیو) اور ارشد مینا نگری

جشن ارشد مینا نگری میں رشید آرٹسٹ کی عکاس شعر پینٹنگ ارشد
کو دیتے ہوئے، صادق (کنوینر) اور ایس پی کرشن پرکاش اور ڈاکٹر

ابھینو گنیش منڈل میں ایوارڈ حاصل کرتے ہوئے
ارشد مینا نگری اور گووند راؤ گوڑوار کر وغیرہ

ارشد مینا نگری اور پرساد ہیرے، عظیم ارشد کو
مثالی مدرس کے ایوارڈ ملنے کے موقع پر

ارشد مینا نگری اور پرانت آفیسر میڈم کو لیکر

انٹرنیشنل شہرت یافتہ قوال چھوٹے مجید شعلہ اور ارشد مینا نگری

ارشد مینا نگری، پرکاش پاٹل، حاجی غفار،
جی حکیم وغیرہ یوم جمہوریہ کے پروگرام میں

صوفی سجادہ نشین شکیل میاں، نہال قاری، رمضان قاری
اور دیگر صوفیان میں ارشد مینا نگری کی تاجپوشی

ت جمخانہ والا، انجم انصاری اور ارشد مینا نگری

برادران شمس الدین، رفیع الدین، سید حسن اور ارشد مینا نگری

علیم طاہر، ایڈوکیٹ بوتھرا، ارشد مینا نگری اور حاجی فرید داؤد

رشیدہ خاتون (قوالہ) اور ارشد مینا نگری

۱۵ر اگست پرچم کشائی کے پروگرام میں پرانت آفیسر اجے مورے،
نائب کمشنر یشونت سونونے، ارشد مینا نگری اور سید محمد قائم

ارشد مینا نگری، شیخ رشید (ایم ایل اے)،
سلیم اپسرا، اور ڈاکٹر بلی رام ہیرے

ارشد مینا نگری، انیل کمہارے (ایس پی)،
ابراہیم سیٹھ (نیشنل)، اقبال بوس (ثناء ٹراویلس)

ارشد مینا نگری، روپ کمار راٹھور اور مقیم ارشد

کل ہند مشاعرے کے مائیک پر ارشدؔ مینانگری

عید ملن کے مشاعرے میں محو پیشکش مائیک پر ارشدؔ مینانگری

اجے مورے (محصول ڈپٹی کلکٹر)، ارشدؔ مینانگری
اور رگھوناتھ گاوڑے (ایڈیشنل کلکٹر)

چیریٹیبل مشاعرے میں مائیک پر ارشدؔ مینانگری

اردو اکادمی مہاراشٹر کے زیر نگراں اردو محفل و سیمینار
میں مائیک پر ارشدؔ مینانگری

ارشدؔ مینانگری کے اعزازی مشاعرے میں
مائیک پر ارشدؔ مینانگری

آل انڈیا مشاعرے کے مائیک پر کلام سناتے ہوئے ارشدؔ مینا نگری

اندرا گاندھی کی برسی پر ارشدؔ مینا نگری کلام پیش کرتے ہوئے

ساوتری مائی پھلے سے متعلق ظاہر ویاکھیان میں ارشدؔ مینا نگری اور ہری بھاؤ نر کے (پروفیسر) وغیرہ

مالیگاؤں راشٹریہ ایکاتمتا سمیتی کے پروگرام میں ارشدؔ مینا نگری کلام پیش کرتے ہوئے، اور امان اللہ، باپو پوپھڑے، ہرلال اسرو وغیرہ

یومِ حسینؓ کے پروگرام میں کلام پیش کرتے ہوئے ارشدؔ مینا نگری

مائیک پر ارشدؔ مینا نگری، عائشہ حکیم، اشوک بساک (کلکٹر) اور ڈاکٹر بلی رام ہیرے (وزیر) وغیرہ یکجہتی کے پروگرام میں

ـدنسیم مینانگری، اشوک پاٹل (ڈپٹی ایس پی)، ارشد مینانگری
اور پرانت آفیسر مونجے یکجہتی پرچار میں

خاندیش ساہتیہ سمیلن میں مائیک پر کلام پیش
کرتے ہوئے ارشد مینانگری

ـیک نعم، ڈاکٹر رمیش جین، دیگر شعراء اور مائیک پر ارشد مینانگری

وزیر اعلیٰ ولاس راؤ دیشمکھ کے ہاتھوں اعزاز حاصل
کرتے ہوئے ارشد مینانگری

اکھینو ایوارڈ حاصل کرتے ہوئے ارشد مینانگری

راشٹریہ ایکتا سمیتی مالیگاؤں کے پروگرام میں کلام
پیش کرتے ہوئے ارشد مینانگری

لائنس کلب مالیگاؤں کی جانب سے مثالی مدرس کا ایوارڈ بدست باپو پوپھڑے حاصل کرتے ہوئے ارشدؔ مینانگری

اعزاز حاصل کرتے ہوئے ارشدؔ مینانگری

تقریری مقابلے میں رننگ ٹرافی حاصل کرنے والی طالبات فہمیدہ، فاطمہ اور ارشدؔ مینانگری

جلسۂ عام میں ارشدؔ مینانگری کی اعزازی گلپوشی کرتے ہوئے پرانت آفیسر رگھوناتھ راٹھور اور دیگر متعلقین

ڈاکٹر منظور حسن ایوبی، ارشدؔ مینانگری کو اعتراف خدمات ایوارڈ دیتے ہوئے

اندرا گاندھی کی برسی کے موقع پر ارشدؔ مینانگری کا ستکار کرتے ہوئے گروجی

سنیل دت اور ارشد مینانگری

مہیش بھٹ اور ارشد مینانگری

شرون راٹھور (میوزک ڈائرکٹر)
اور ارشد مینانگری

• فرید جے پوری، ارشد مینانگری، شرون راٹھور
اور قوال حنیف آگرے والے

ارشد مینانگری، ریوا اور
روپ کمار راٹھور (میوزک ڈائرکٹر)

روپ کمار راٹھور، ارشد مینانگری
اور اشوک (سازندہ)

شروَن راٹھور، ارشد مینا نگری اور اُدت نارائن (سنگر)

ارشد مینا نگری اور ابھجیت

ارشد مینا نگری، قیصر الجعفری اور رام شنکر

ارشد مینا نگری، مقیم ارشد اور جاوید جعفری

سنجیو، درشن (میوزک دائرکٹرس)
ابھجیت اور ارشد مینا نگری ریکارڈنگ کرتے ہوئے

ارشد مینا نگری اور رزاق خان

ڈاکٹر بلی رام ہیرے، وینکٹ راؤ ہیرے (وزراء)
اور ارشد مینا نگری (مائیک پر)

سیما کپور (رائٹر ڈائرکٹر)، کمل شبنم، اور ارشد مینا نگری

جشن ارشد مینا نگری میں مائیک پر نعت پیش
کرتے ہوئے ارشد مینا نگری

مثالی مدرس کا اعزاز حاصل کرتے ہوئے
ارشد مینا نگری (مائیک پر)، لائنس کلب کے عہدیداران

کل ہند مشاعرے کے مائیک پر ارشد مینا نگری

قومی ایکتا اور رکشا بندھن کے پروگرام میں
مائیک پر ارشد مینا نگری

بھارتیہ جن بھاشا پرچار کمیٹی کے پروگرام میں
ارشدؔ مینانگری اور دیگر شخصیات

قومی یکجہتی پروگرام میں پروفیسر امان اللہ خان،
افسرانِ بالا (پولس) اور مائیک پر ارشدؔ مینانگری

ڈاکٹر بلی رام ہیرے کے یوم پیدائش پر تقریر
کرتے ہوئے ارشدؔ مینانگری
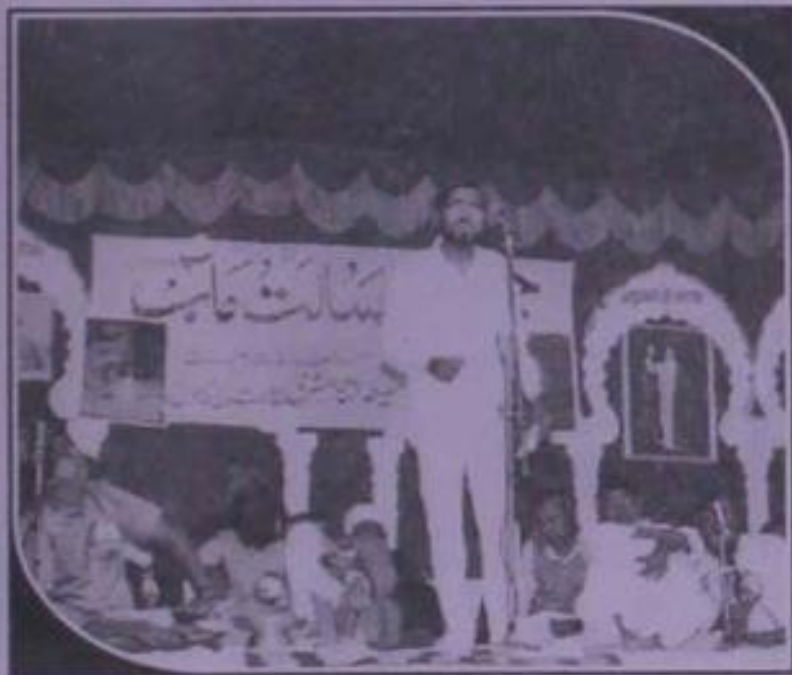
کل ہند رسالت مآب مشاعرے میں وقار حیدری، احمد نسیم مینانگری،
ثقلین حیدر و دیگر معززین کے درمیان مائیک پر ارشدؔ مینانگری

ریپبلکن پارٹی کے مشاعرے میں علیم طاہر، ڈاکٹر رمیش جین،
و دیگر شخصیات کے ہمراہ مائیک پر ارشدؔ مینانگری

امن کمیٹی کی میٹنگ میں ارشدؔ مینانگری تقریر کرتے ہوئے

ارشدؔ مینا نگری، گوپی چند نارنگ اور مقیم ارشد

ارشدؔ مینا نگری اور بشیر بدر

ارشدؔ مینا نگری اور ندا فاضلی

راحت اندوری ارشدؔ مینا نگری کی کتاب
"احساس" کا اجراء کرتے ہوئے

ارشدؔ مینا نگری، بشیر بدر
اور انجم بارہ بنکوی وغیرہ

ارشدؔ مینا نگری، بشر نواز، علیم طاہر
اور ڈاکٹر عبدالعزیز عرفان

عتیق احمد عتیق، زبیر کانپوری اور ارشد مینا نگری

افتخار امام صدیقی اور ارشد مینا نگری

پردیپ پھاڑکر (مراٹھی شاعر اور صحافی)
اور ارشد مینا نگری

ارشد مینا نگری اور قیصر الجعفری

ارشد مینا نگری اور اسیر برہانپوری

ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی اور ارشد مینا نگری

ممتاز راشد اور ارشد مینا نگری

ارشد مینا نگری اور شمیم طارق

ارشد مینا نگری اور ڈاکٹر قاسم امام

علیم طاہر، حامد اقبال صدیقی اور ارشد مینا نگری

ارشد مینا نگری، علیم طاہر اور لتا حیا

عبدالمالک محمد یونس (میئر، مالیگاؤں) کو ایوارڈ
دیتے ہوئے ارشد مینا نگری، پس منظر میں علیم طاہر

منصور فریدی، رام کدم (میوزک ڈائرکٹر)
اور ارشؔد مینا نگری

نقش لائلپوری، خیام (میوزک ڈائرکٹر)
اور ارشؔد مینا نگری

ارشؔد مینا نگری، ابھیلاش اور اچلا ناگر (رائٹر)

ابھجیت (سنگر)، ارشؔد مینا نگری
اور شرون راٹھور (میوزک ڈائرکٹر)

ارشؔد مینا نگری اور (سیّد علی میوزک ڈائرکٹر)
ریکارڈنگ کرتے ہوئے

ٹن ٹن (مزاحیہ اداکارہ) اور ارشؔد مینا نگری

ارشد مینا نگری کی آئندہ پیش کش

رحمۃ للعالمین
نعتیں مع مختلف اصنافِ سخن، مجلد و ضخیم

ماں
شعری مجموعہ — ۳۶۰ / صفحات

بولتے پتھر
قطعات — ۱۰۰۱ / قطعات

گیت ہی گیت
منفرد شعری مجموعہ

ماں
ہندی ایڈیشن — ۳۶۰ / صفحات

Sehron Ke Chehre

Arshad Meenanagri